هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی!

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ اندرون ہند ۔ بیرون ہند
قیمت فی پرچہ ۱/

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ شعبان ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۷

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کا

جماعت احمدیہ کے نام پیغام

جیسا کہ میں چھ سات سال ہوئے ایک شوریٰ کے موقعہ پر اپنی ایک رویاء بیان کر چکا ہوں۔ ٹیریٹوریل فوج میں بھرتی جماعت کے لئے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا۔ کہ یہ کام آئندہ کے لئے جماعت کے لئے بابرکت ہو گا۔ اور یہ بھی بتایا گیا۔ کہ جماعت اس کام میں سُستی سے کام لے رہی ہے۔ آج اس خواب کا نتیجہ ظاہر ہو رہا ہے۔ احمدیہ کمپنی ریکروٹوں کی کمی کے ٹوٹنے کے خطرہ میں ہے۔ احمدی جہاں ممکن ہو۔ مستقل فوج میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اسکی طرف ان کی توجہ کم ہے۔ اس قدر عرصہ پہلے خداتعالیٰ کا ان حالات کو بتانا مومنوں کے ایمان کی زیادتی کا موجب ہونا چاہیئے۔ اور انہیں اپنی پوری طاقت اس نقص کے دور کرنے میں خرچ کرنی چاہیئے۔ پس مَیں اس اعلان کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کی تمام انجمنوں اور ان کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس کام کو ایک دینی کام سمجھ کر نوجوانوں میں اسکی رغبت پیدا کریں۔ اور ہر جگہ کی انجمن فوراً قابل نوجوانوں کی فہرست بھجوائے۔ جو اس کام کے اہل ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے اور جماعت احمدیہ کے وقار کے قیام کیلئے اس فوج میں بھرتی ہونے کیلئے تیار ہوں۔ یہ کام دس دن کے اندر ہو جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر فضل کرے۔ جو اس کام میں میری مدد کریں۔

خاکسار میرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مخلصانہ مکتوب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاروالی فوج میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ شامل ہونے والے نے دس سال متواتر حصہ لیا ہو۔ تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانیوں میں جو لوگ حصہ لے چکے ہیں۔ ان کو یہ اجازت ہے۔ کہ اگر ان کا گذشتہ چار سالوں میں سے کسی سال میں حصہ نہیں۔ یا چاروں سال خالی ہیں۔ تو اب ان میں حصہ لے کر اپنی گذشتہ کمی کا ازالہ کرلیں تا ان کے نام پانچ ہزار سپاہیوں والی فہرست میں آجائیں۔ اور اس کے لئے دوست کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ شیخ سرفراز علی صاحب ضلع شاہجہانپور سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے حضور لکھتے ہیں:۔

حضور عالی۔ اس خاکسار نے جنوری ۳۸ء میں پرتاب گڑھ سے بیعت کا عریضہ پیش کیا۔ مگر وہاں احمدی احباب نہ تھے۔ جن سے مزید واقفیت حاصل کرتا۔ جنوری ۳۹ء میں شاہجہانپور آکر مجھے بعض امور کے متعلق واقفی ہوئی۔ انہی میں تحریک جدید کی قربانی بھی ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا۔ کہ تحریک جدید کی قربانیوں میں جو اپنی خوشی اور مرضی کی ہیں۔ حصہ لینا چاہیئے۔ اور خاکسار دربار خلافت میں عاجزانہ دعا کی درخواست پیش کرتا ہوا ملتجی ہے۔ کہ حضور دعا فرماویں۔ کہ مجھے ہر قسم کی خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق دے۔ میں نے تحریک جدید سال پنجم میں ۱۲ پیش کئے۔ مگر اب مجھے معلوم ہوا۔ کہ میں جب تک گذشتہ چار سال کا چندہ بھی ادا نہ کروں۔ اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزار سپاہیوں والی فہرست میں نہیں آسکتا۔ پس میری دلی تڑپ اور شدید خواہش ہے۔ کہ گو میں دوسرے سال سے بیعت میں شامل ہوں۔ لیکن گذشتہ چار سال کا چندہ بھی ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ میری ماہوار آمدنی کل بیس روپیہ ہے۔ اور اہل و عیال کا بار بھی میرے ذمہ ہے۔ روپیہ میرے پاس نہ تھا۔ اور ادھر مجھے بتایا گیا۔ کہ ۲۵ ستمبر ۳۹ء ان چندوں کے ادا کرنے کی آخری تاریخ ہے ۲۵ ستمبر ۳۹ء تحریک جدید کے چندے ادا کرنے کی آخری تاریخ نہ تھی۔ بلکہ اس میں یہ خصوصیت تھی۔ کہ جو لوگ اس تاریخ تک اپنے چندے سو فی صدی پورے کریں گے۔ ان کے نام سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جاویں گے۔ چنانچہ ۲۵ ستمبر کو دعا کے لئے فہرست پیش کی گئی۔ مگر آپ کا یہ خط مجھے ۳۰ ستمبر کو ملا۔ میں نے اس کے متعلق الگ خاص نوٹ دیکر حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ دوستوں کو یاد رہے۔ کہ تحریک جدید کے چندے سو فی صدی پورے کرنے کی **آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء ہے** (فنانشل سکرٹری) میں نے کوشش بھی کی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی مجبور ہو کر میں نے حضور کی خادمہ سے مشورہ کیا۔ تو اس نے نہایت خوشی سے مجھے اپنے طلائی بُندے بطور قرض دیدیئے۔ کہ میں ان سے جس طرح چاہوں۔ کام لوں۔ میں نے یہ بُندے اس وعدے کے ساتھ مکرمی سید مختار احمد صاحب سکرٹری تحریک جدید شاہجہانپور کے پیش کر دیئے۔ کہ دو ہفتہ میں روپیہ ادا کر کے واپس لونگا۔ چونکہ تحریک جدید کا آخری دن ہے۔ اسلئے یہ عریضہ بصد عجز و نیاز نہایت ادب سے پیش حضور کر کے دعا کی عرض ہے۔ اس حقیر رقم کی تفصیل یہ ہے سال اول ۵ سال دوم ۵ سال سوم ۵ سال چہارم ۵ کل ۲۱ ہیں۔ سال پنجم کے ۱۲ روپے ادا ہو چکے۔ اس طرح میرا نام پانچ سالہ فہرست میں ہر سال اضافہ کے ساتھ آجاتا ہے۔ اور آئندہ پانچ سال کا چندہ بفضل خدا ادا کرونگا۔

ہر دوست جو سال پنجم میں شامل ہے یا وہ جو نیا احمدی ہوا ہے۔ یا وہ جسے تحریک جدید کا علم نہیں ہوا۔ یا وہ جسے تحریک جدید کی سمجھ نہیں آئی تھی۔ یا وہ جو کلی طور پر نادار تھا۔ مگر اب اس کے رب نے اس پر فضل کر دیا ہے یا وہ جو طالب علم تھا۔ مگر اب برسر روزگار ہے۔ ایسے تمام احباب پانچوں سالوں کا یا گذشتہ چار سالوں کا یا جس سال کا حصہ نہیں ہے۔ ایسے سالوں کا چندہ دے کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزار والی فوج کے رجسٹر میں نام لکھوا لیں۔ احباب کو معلوم ہو۔ کہ پانچ سالہ فہرست بن رہی ہے۔ اس میں ان کے نام ہی لکھے جا رہے ہیں۔ جن کا چندہ پانچ سال کا سو فی صدی پورا ہو گیا ہے۔ یاد رہے۔ کہ تحریک جدید میں کم سے کم ایک سال میں پانچ روپیہ ادا کرنے کا اصول ہے۔ اس سے کم نہیں لیا جاتا۔ والسلام

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید

مقامی سیکرٹریان اُمور عامہ کی فوری توجہ کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد دربارہ ٹیریٹوریل فورس کی بھرتی اخبار "فاروق" میں جلی قلم سے شائع ہو رہا ہے۔ اس ارشاد کی تعمیل میں دارالامان کے حلقہ مسجد مبارک کی طرف سے پچاس نوجوانوں نے اپنے آپ کو مذکورہ بالا خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ اور باقی محلہ جات کے مقامی کارکن حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں اپنی اپنی پیشکش پیش کرنے کے لئے تگ و دو کر رہے ہیں۔

اسی پاکیزہ روح اطاعت و اخلاص کا نمونہ ہر جماعت سے متوقع ہے۔ لہٰذا تمام جماعتہائے احمدیہ کے کارکنان کا فرض ہے۔ کہ وہ دس دن کے اندر اندر احمدی نوجوانوں سے تعمیل کرانے کا انتظام کر کے دنیا پر ثابت کر دیں۔ کہ احمدی نہ صرف اپنے مال کے ساتھ بلکہ اپنی جانِ عزیز سے بھی خلافت احمدیہ کے لئے وقف اور اس کے اشارہ کا منتظر ہے۔ دس دن کی میعاد میں سے ایک دن گزر گیا ہے۔ اور یہ اخبار پہنچنے تک دو تین دن اور گزر جائیں گے۔ اور کل ایک ہفتہ کام کے لئے باقی رہ جاتا ہے۔ اس میں سے دو تین دن خط و کتابت کی آمد و رفت کے لئے نکال دیں۔ اس حساب سے مقامی کارکنان جماعتہائے احمدیہ کے لئے کام کے تین چار دن ہی باقی رہ جاتے ہیں۔ کام کی قدر و قیمت اپنے اوقات سے وابستہ ہے۔ اگر وقت مقررہ کے اندر کام نہ کیا گیا۔ تو جو کام بھی بعد از وقت ہوگا۔ وہ اپیل کا صحیح جواب نہ ہوگا۔ پس ضروری ہے۔ کہ حضور کا ارشاد پہنچتے ہی ہر جماعت کے کارکن قابل بھرتی نوجوانوں کا انتخاب کر کے فہرست فوراً نظارت امور عامہ میں بھیج دیں۔ قابل بھرتی نوجوانوں کے انتخاب میں مندرجہ ذیل دو قسم کی شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ ان میں سے بعض باتیں ایسی ہیں۔ جن کا قابل بھرتی نوجوان میں پایا جانا ضروری ہے۔ اور بعض ایسی ہیں۔ جو نہیں ہونی چاہئیں۔ اگر وہ کسی نوجوان میں ہوں۔ تو وہ بھرتی کے قابل نہیں ہوگا۔

وہ باتیں جن کا پایا جانا ضروری ہے

عمر۔ ۱۷ سال سے ۲۲ سال تک

نظر۔ درست۔

قد۔ کم از کم ۵ فٹ ۶ انچ

چھاتی۔ کم از کم ۳۲ انچ اور سینہ پھیلا کر ۳۴ انچ (پھیلاؤ کم از کم دو انچ ہو)

عام جسمانی صحت۔ اچھی۔

وزن۔ ۱۲۰ پونڈ کم از کم۔ یعنی ایک من ۱۸ سیر۔

جو باتیں نہیں ہونی چاہئیں

(۱) کھڑے ہونے کی حالت میں گھٹنے آپس میں نہ بھڑیں۔

(۲) پاؤں کا تلوا چپٹا نہ ہو۔

(۳) پنڈلی کی رگیں ابھری ہوئی نہ ہوں۔

(۴) ریڑھ کی ہڈی ٹیڑھی نہ ہو۔ بلکہ خطِ مستقیم میں ہو۔

ناظر امور عامہ قادیان (۳ر اکتوبر ۳۹ء)

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک فیصلہ

ایک مقدمہ میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل فیصلہ فرمایا ہے:۔

"جو شخص لمبے عرصہ کے لئے بمشاہرہ ملازم ہو۔ اسکو فوراً بلا نوٹس الگ کر دینا درست نہیں اس لئے یہ اصولی فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ تاوقتیکہ کوئی معاہدہ اس کے خلاف نہ ہو۔ اگر کوئی شخص متواتر چھ ماہ یا اس سے زائد عرصہ تک کسی کا ملازم ماہوار تنخواہ پر رہا ہو۔ تو اس کو کم از کم پندرہ دن کا نوٹس یا پندرہ دن کی تنخواہ دی جانی ضروری ہے۔ اسی طرح ایسا ملازم بھی اگر پندرہ دن کا نوٹس دیئے بغیر یا پندرہ دن کی تنخواہ کٹوائے بغیر چلا جائے۔ تو اسے بھی مجبور کیا جائیگا۔ کہ یا وہ دوبارہ ملازمت اختیار کر کے پندرہ دن کا نوٹس دے کر الگ ہو۔ یا مالک کوئی اور ملازم رکھ چکا ہو۔ تو اس صورت میں رقم کی ادائیگی ضروری ہوگی۔ پندرہ دن کی ملازمت کرنے کا اختیار زائل ہو جائے گا۔

یہ قاعدہ صرف احمدی ملازمین کے متعلق ہے۔ دوسرے چونکہ ہمارے تابع فرمان نہیں ہیں۔ اس لئے [illegible] (ناظم دارالقضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۴ قادیان دارالامان مورخہ ۷؍ اکتوبر ۱۹۳۹ء نمبر ۳۷

آپ اخبار فاروق ضرور خریدیں

(۱) اسلئے کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد ہے کہ:۔

(۲) ” دوستوں کو ”فاروق“ کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے“۔

(۳) ”دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ فاروق جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیل جائے“۔

(۴) ” تحریک جدید کے کارکن تمام جماعتوں میں فاروق کی خریداری کے لئے کوشش کریں“۔

(۵) فاروق تحریک جدید کا ہفتہ وار اخبار ہے۔ جو سلسلہ کے سب اخباروں اور رسالوں سے سستا ہے

(۶) فاروق میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا صرف خطبہ جمعہ ہی شائع نہیں ہوتا۔ بلکہ دیگر مضامین علمی اور تبلیغی بھی ہوتے ہیں۔ جو دوسرے کسی اخبار میں نہیں ہوتے۔

(۷) فاروق میں مخالفین اسلام و دشمنان خلافت و مکذبین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعتراضوں کے زبردست دندان شکن جواب دیئے جاتے ہیں۔

(۸) فاروق میں تحریک جدید کے ان مجاہدین کے جو بیرون ہند غیر ملکوں میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اقتصادی۔ مذہبی۔ رسوماتی۔ تمدنی۔ اخلاقی۔ سیاسی۔ تجارتی ایسے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جو دوسرے کسی اخبار میں نہیں ہوتے۔

(۹) فاروق میں تحریک جدید کی روز افزوں ترقیات کے حالات جو خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں ہو رہی ہیں۔ اور ابدالآباد تک یادگار رہیں گی۔ نکلتے رہتے ہیں۔

(۱۰) فاروق میں تحریک جدید کے مجاہدین بیرون ہند کی تبلیغی رپورٹیں نہایت دلچسپ شائع ہوتے ہیں۔

(۱۱) فاروق میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہفتہ بھر کی اہم خبریں لکھی جاتی ہیں۔

(۱۲) فاروق میں مرکزی نظارتوں کے ضروری اعلان نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱۳) فاروق میں ہفتہ بھر کی عام دلچسپ اور جنگی خبریں انتخاب کرکے درج ہوتی ہیں۔

(۱۴) فاروق میں احمدیہ فتوے جن کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ شائع ہوتے ہیں۔

(۱۵) ان سب خوبیوں کے باوجود فاروق کا سالانہ چندہ اس وقت بھی جبکہ جنگ کی وجہ سے کاغذ کی قیمت دوچند ہو گئی ہے۔ اور اجرت چھپائی بھی بڑھ گئی ہے۔ وہی سابقہ صرف ڈھائی روپیہ اور ششماہی عہ پیشگی مقرر ہے۔ اس سے زیادہ سستا اخبار کونسا ہے۔

آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

موجودہ جنگ کے حالات پڑھنے والے مندرجہ ذیل پیشگوئی بھی پڑھ لیں۔ جو اس زمانہ کے نبی حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام نے تیس سال پیشتر فرمائی تھی۔

”میں قسم حضرت احدیت جلشانہٗ کی کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اسکی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گزر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ میں ان سے جنگ کرونگا۔ اور میرے وہ حملے ان پر ہونگے۔ جو ان کے خیال و گمان میں نہیں“۔ (تذکرہ صفحہ ۸۹۴) ”دیکھو آج میں نے جتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے۔ اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کریگا۔ وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ وہ آخری وقت قریب ہے۔ جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس نے مجھے بھیجا۔ کہ یہ سب باتیں اسکی طرف سے ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں۔ کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا۔ تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی“۔ (تذکرہ صفحہ ۹۱۴)

تین خاص رعایتی اعلان

(۱) مبلغین سلسلہ احمدیہ کے لئے فاروق ایک روپیہ میں

(۱) جس قدر مبلغین دعوۃ و تبلیغ و تحریک جدید کے ماتحت باقاعدہ تبلیغ کرتے ہیں۔ خواہ وہ مرکز میں رہتے ہیں۔ یا مرکز سے باہر مختلف مقامات اندرون ہند میں۔ ان سب کو اخبار ”فاروق“ صرف ایک روپیہ سالانہ میں دیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ فاروق کے واسطے ہر مہینے ایک مفید تبلیغی یا تمدنی یا مذہبی یا بجواب مخالفین اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ مضمون لکھ کر دفتر فاروق میں باقاعدہ ارسال فرماتے رہیں۔ اور اپنے صحیح پتہ سے اطلاع دیتے رہیں۔ تاکہ ان کو اخبار باقاعدہ ہفتہ وار ارسال ہوتا رہے۔

(۲) ممبران مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے رعایت

جملہ ممبران مجالس خدام الاحمدیہ کو یہ خاص رعایت دی جاتی ہے۔ کہ مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران کو ایک روپیہ آٹھ آنہ میں اور بیرون جات کی مجالس خدام الاحمدیہ کے ممبران کو صرف دو روپیہ سالانہ میں فاروق ارسال کیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ کم سے کم ایک ایک خریدار پورے چندہ کا سال بھر کے واسطے ایک ماہ کے اندر پیدا کرکے اطلاع دیں۔ اور اس کا چندہ بھی وصول ہو جائے۔ ممبران کے نام اخبار ان کی درخواست پر جو بہ تصدیق سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ ہونی چاہیئے۔ معہ زرچندہ حسب تفصیل بالا وصول ہونے پر اخبار جاری کر دیا جائے گا۔ بعد اجراء اخبار سے ایک ماہ کے اندر ان کو ایک خریدار دو روپیہ آٹھ آنہ سالانہ پورے چندہ کا عطا کرنا ہوگا۔

(۳) ممبران نیشنل لیگ کور کے لئے رعایت

ممبران نیشنل لیگ کور جو مرکز میں رہتے ہیں۔ ان کو ایک روپیہ آٹھ آنہ میں اور بیرونی ممبران کور کو دو روپیہ میں فاروق سال بھر دیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ ایک ماہ کے اندر ایک ایک خریدار جدید پورا چندہ اڑھائی روپیہ سالانہ دینے والا پیدا کرکے اس کا چندہ وصول کرا دیں۔ ہر ممبر کور کی درخواست خریداری بہ تصدیق ان کے افسر کور معہ چندہ حسب تفصیل بالا آنے پر اخبار جاری کر دیا جائیگا۔ تاریخ اجراء اخبار سے ایک ماہ کے اندر ان کو ایک خریدار پیدا کرنا ہوگا۔ جس کا پورا چندہ سالانہ وصول ہو جائے۔ امید ہے۔ کہ ان رعایتوں سے مبلغین سلسلہ و ممبران خدام الاحمدیہ و نیشنل لیگ کور زیادہ سے زیادہ تعداد میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ یہ رعایت ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۳۹ء تک ہے۔ جو درخواستیں آج سے ۳۱؍ اکتوبر تک آئیں گی۔ ان کو منظور کر لیا جائیگا۔ اس کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔ (مینیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دنیا سے عاشق احمدؐ کا خط میرے نام

چٹھی چودھری محمدؐ اسحاق صاحب از ہانگ کانگ مبلغ تحریک جدید

اللہ پاک کے پیارے رسول حضرت احمد علیہ السلام نے آج سے نصف صدی پیشتر قادیان کی گمنام بستی سے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت مامور من اللہ ہونے کا دعوےٰ فرمایا۔ اکثر دنیا اور دنیا والوں نے اپنے تمام ناپاک اور گندے ارادوں کے ساتھ اور اپنے آباء و اجداد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے حضور پاک کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کمینے سے کمینے اور ذلیل سے ذلیل حملے جو ایک بدفطرت اور بدطینت انسان کر سکتا ہے۔ آپ کے خلاف کئے گئے۔ جو گالیاں آپ کو دی گئیں۔ اور جس قسم کے بہتان آپ پر باندھے گئے۔ شاید اولادِ آدم میں سے کسی اور پر نہ باندھے گئے ہوں گے۔ ان جھوٹ اور گند کے پلندوں کا جب بھی خیال آتا ہے۔ تو روح کانپ اٹھتی ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خون کھولنے لگتا ہے۔ اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ دل زبانِ حال سے کہہ اٹھتا ہے۔ کہ اے کاش ٹوٹ جاتی وہ قلمیں جن سے یہ الفاظ لکھے گئے۔ شل ہو جاتے وہ ہاتھ جنہوں نے یہ زہر آلود الفاظ تحریر کئے۔ معطل ہو جاتے وہ دماغ جنہوں نے ایسے گندے مضامین اور منصوبے سوچے۔

غرض شیطان اور شیطان کے چیلے اپنے تمام لاؤ لشکر سمیت حق کے خلاف صف آرار ہو گئے۔ اور خدا کے پیارے مسیح الموعود کی مخالفت میں اندھا دھند مصروف۔

ایسے طوفان انگیز اور تلاطم خیز زمانے میں جبکہ "کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیان کدھر" حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے بحکم ایزدی ببانگ دہل اہل دنیا کو اللہ تعالےٰ کی آواز سے مطلع کیا۔ کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کردیگا"۔ نیز اللہ تعالےٰ کا وعدہ "کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" لوگوں کو سنایا۔

ان الہامات کی بناء پر حضور نے دنیا میں دعوت عام جاری فرمائی۔ اور اللہ تعالےٰ کے وعدوں کی تشریح فرماتے ہوئے فرمایا۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو۔ کہ یہ اسکی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ دیگا۔ وہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہو گا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دینگے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ اور پھر فرمایا۔ کہ "اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو۔ کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے۔ جو آخر تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اور اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں۔ تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے۔ اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کی دعائیں کریں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور تمہاری مدد نہیں کرے گا"۔

غرض شیر خدا حضرت جری اللہ نے اپنے باوفا رب کے ارشادات اور وعدوں کے مطابق دنیا کو چیلنج پر چیلنج دیا۔ لیکن دنیا کی چالباز لومڑیاں بھلا کب مقابلے پر آنے کی جرأت کر سکتی تھیں۔ اگر کسی مغرور و متکبر نے خود سری اور خود نمائی کے اظہار کے لئے سر اٹھایا۔ تو واصل فی النار ہو کر دنیا کو درس عبرت دے گیا۔ چنانچہ ڈوئی آتھم۔ لیکھو اور غلام دستگیر نیز اسی قسم کے دوسرے دشمنانِ حق نے حضرت کی مخالفت کا وہ خمیازہ بھگتا۔ کہ قیامت تک محل عبرت بنے رہیں گے۔

شاید دشمنانِ حق کی مخالفت کا درد مجھ سے مضمون کو طویل کرا رہا ہے۔ میں نے اس ارادہ سے مضمون ہذا سپرد قلم کرنا شروع کیا تھا۔ کہ معزز ناظرین فاروق کی خدمت میں ایک مختصر چٹھی جو ایک عاشقِ احمدؐ کی میرے نام آئی ہے۔ پیش کروں۔ تا یہ معلوم ہو جائے۔ کہ حضرت مسیح پاک کی مذکورہ بالا پیشگوئیاں کس شان سے پوری ہو رہی ہیں۔ اب میں اس چٹھی کا ترجمہ ذیل میں درج کرتا ہوں:۔

مکہ ۔ عرب ۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

قادیان ۔ پنجاب ۔ ہندوستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

جماعت احمدیہ

(جماعت احمدیہ کے روحانی امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہیں)

از طرف عاشق احمدؐ ۔ الیٹ پٹس برگ (امریکہ)

مورخہ ۲۹ر جولائی ۳۹ء۔

بخدمت جناب چودھری محمدؐ اسحاق صاحب ہانگ کانگ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میرے پیارے بھائی!

جناب میں آپ سے رابطہ تعلقات پیدا کرنے کے لئے نیز اپنے حالات بتانے کے لئے آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں۔ میں بالکل بخیریت ہوں۔ اور امید ہے۔ کہ آپ بھی بخیریت ہوں گے۔ اور آپ کی صحت بہت اچھی ہوگی۔ نیز آپ ان برکات الٰہی سے لطف اندوز ہو رہے ہونگے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اس دنیا میں ہمارے لئے مقدر کر رکھی ہیں۔ اور مجھے یہ بھی امید ہے۔ کہ آپ اشاعت اسلام جیسے اعلےٰ مقصد میں مصروف ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے آپ کے سپرد فرمایا ہے۔ میری تمنا ہے۔ کہ میں اپنے ان احمدی بھائی بہنوں کے حالات معلوم کر سکوں۔ جو مجھ سے اور جن سے میں دور دراز ہوں۔ میں یہ بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ احمدیت کا وہاں کیا حال ہے۔ اور کیسے ترقی اور کامیابی ہو رہی ہے۔ ہم اس ملک امریکہ میں بفضل تعالیٰ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہاں پٹس برگ میں ابھی چھوٹی سی جماعت ہے۔ لیکن میری خواہش ہے۔ کہ آپ مجھے ایسے طریق بتائیں۔ کہ جن طریق پر عمل کر کے ہم یہاں تبلیغی کاموں کو وسعت دے سکیں۔ اور ہماری جماعت ترقی کر سکے۔ آپ مجھے وہاں کے کچھ احمدی بھائی بہنوں کے پتے بھی ارسال فرمائیں۔ تاکہ ہم آپس میں تعلقات پیدا کر سکیں۔ تمام احمدی بھائی بہنوں کو میری طرف سے السلام علیکم کہیں۔ اور خط کا جواب اول فرصت میں دیکر مشکور فرماویں

میں ہوں آپ کا احمدی بھائی عاشق احمدؐ از پٹسبرگ امریکہ۔

مذکورہ بالا چٹھی ایک نواحمدی مسلم کی ہے چٹھی کے مطالعہ سے احباب یہ اندازہ فرما لیں گے۔ کہ حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کا الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ کس شان سے پورا ہو رہا ہے۔ نیز حضرت اقدس سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ کس آن بان سے پورا ہو رہا ہے۔ اگر دشمنانِ حضرت احمدؐ علیہ السلام و حضرت محمود ایدہ اللہ مصلح موعود کے سروں میں دماغ اور دماغوں میں عقل باقی ہے۔ تو وہ ذرا سا تدبر کریں۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت صرف اس ایک ہی الہام سے ثابت نہیں ہو جاتی۔ اور کیا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود مصلح موعود کی صداقت پر اور حضور اکرم کے دشمنوں کے باطل ہونے کا صرف یہی ایک بات فیصلہ نہیں کر دیتی۔ کیا حضرت اکرمؐ کی شہرت کناروں تک پہنچی ہے یا نہیں۔ اگر پہنچی ہے۔ اور یقیناً پہنچی ہے۔ تو دشمن ہزار تاویلیں کریں۔ اور غیر احمدیوں کے نقشِ قدم پر شبراً بشبراً گامزن ہوں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ کسوف و خسوف والی حدیث ضعیف ہے۔ حالانکہ خدا کے فعل نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ وہ حدیث صحیح حدیثوں میں سے اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اسی طرح خدا کے فعل نے آفتاب نصف النہار کی طرح اس امر کی شہادت دی۔ کہ واقعی حضرت فضل عمر (فداہ امی وابی) محمود ایدہ اللہ ہی مصلح موعود ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیاء میں اور کیا امریکہ میں غرض ہر ملک میں اللہ تعالےٰ سعید روحوں کو آپ کے حلقہ غلامی میں لانے کا شرف بخش رہا ہے اور ان سعید و رشید انسانوں میں تبلیغ اسلام کا بے پناہ جوش پیدا فرما رہا ہے۔ آج میں صرف اس خط کی طرف احباب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

لیٹر فارم کے بائیں جانب سب سے اوپر مکہ ۔ عرب اور قادیان ۔ پنجاب ۔ انڈیا سے اسلام و احمدیت کی محبت کا اظہار ہو رہا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ عاشق احمدؐ نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔ اس سے اللہ تعالےٰ کی توحید اور حضرت رسول اللہؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت سے عشق ظاہر ہو رہا ہے۔ عربی میں تحریر سیکھنا اسلامی زبان سے محبت کی علامت ہے۔ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی روحانی امام جماعت احمدیہ ہیں" اپنے ذاتی لیٹر فارم پر چھپوانا سب ایسی علامات ہیں۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ عاشق احمدؐ کے دل میں اسلام کا عشق موجیں مار رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کہ "قومیں اس سے برکت پائینگی اور وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائیگا"۔ پوری ہو رہی ہے۔ خود اپنا اسلامی نام عاشقِ احمدؐ رکھنا حضرت احمدؐ سے عشق کا اظہار کر رہا ہے۔ خط کے مضمون سے ظاہر ہے۔ کہ اس عاشقِ احمدؐ کے دل میں تبلیغ کا جوش سمندر کی طرح متلاطم ہے۔ اور دنیا کے تمام احمدیوں سے تعلقات پیدا کرنے کی تڑپ اسلامی اخوت کو قائم کرنے کے قرآنی حکم کے ماتحت ہے۔

مذکورہ بالا خط پڑھ کر جو لطف میں نے اٹھایا ہے۔ اور بوقت مطالعہ جو میری کیفیت تھی۔ میرے پاس الفاظ نہیں۔ کہ احاطۂ تحریر میں لا سکوں۔ مختصر یہ کہ کبھی حضرت احمدؐ کہ جس پاک اور برگزیدہ رسول نے اس گلشن کی تخم ریزی کی۔ کے لئے اور کبھی حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے۔ کہ جس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے احمدیت کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔ بے اختیار دعائیں میری زبان پر جاری ہوئیں۔ اور کبھی اس عاشق احمدؐ کے عشق احمدیت واحمد ومحمود پر رشک آتا۔ اور کبھی مخالفین احمدیت وخلافت کی حالت پر افسوس اور رحم آتا۔ کہ

"دن سے ہیں بیزار اور راتوں سے کرتے ہیں پیار"

غرض میرے دل کی دنیا دیر تک مختلف قسم کے خیالات کی آماجگاہ بنی رہی۔ اور میں نے سمیع العلیم رب کے سامنے نہایت کرب و بے قراری کی حالت میں اشاعت وترقی احمدیت کے لئے بہت بہت دعائیں کیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے اس عاشق احمدؐ کو کہ جس کے خط نے مجھ پر یہ خاص کیفیت طاری کی۔ والحمدللہ۔

اے مخالفین احمدیت! اور دشمنانِ خلافت۔ تم نے دیکھ لیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کس طرح اپنے قول و اقرار کا پکا ہے۔ کس شان سے اس نے اپنے وعدے پورے کئے۔ اس نے اپنے مرسل حضرت احمدؑ علیہ السلام اور اپنے محمود موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی کس قدر عزت افزائی فرمائی۔ اور کامیاب وکامران کیا۔ اور فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اٰیاتہٖ کا نظارہ تم کو دکھا کر ملزم وخوار کیا۔ ہم آپ کو علیٰ وجہ البصیرت خدا کے مقدس نام کی قسم کھا کر بتاتے ہیں۔ کہ یقیناً یقیناً حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی علیہ السلام خدا تعالےٰ کے بزرگ برگزیدہ۔ فرستادہ رسول ہیں۔ اور حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ آپ کے سچے جانشین خدا آپ کا حامی وناصر رہا۔ اور انشاء اللہ العزیز رہیگا۔ دنیا اور اہل دنیا نے آپ کی مخالفت میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی غیرت وحمیت نے اپنے رسول کو ہر میدان میں کامیاب وکامران فرمایا۔ اور آپ کو ایسے پاکبازوں اور جاں نثاروں کی جماعت بخشی۔ جو نیکی وطہارت میں اپنی مثال آپ ہے۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

آؤ آؤ تم بھی اس جماعت میں شامل ہو کر افضالِ الٰہی کے وارث بنو۔ کہ تا تم پر آسمانی دروازے کھولے جاویں۔ اگر اب تک تم نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ تو اب ہی خواب غفلت سے بیدار ہو۔ کہ آسمانی دولہا جس کا انتظار صدیوں سے ہو رہا تھا۔ آگیا۔ آؤ۔ آؤ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے وا ہیں۔ نہ معلوم کہ یہ رحمتوں کا دریا کب تک جاری رہے۔ ہاں بچھڑے ہوئے بھائیو آؤ آؤ اور گلشن احمدؐ کے لذیذ ثمرات سے حظ اٹھاؤ۔ اور دیکھو کہ تمہاری پہلی اور اس حالت میں کیا فرق ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

نایاب ولاجواب جواہرات
تبلیغ رسالت مکمل

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ ان اشتہارات کا مجموعہ جو حضور نے اپنی صداقت اور اسلام کی صداقت اور قرآن کی صداقت اور نبی امی حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت میں اپنے ایام رسالت میں تمام مذاہب کے لوگوں پر بطور اتمام حجت شائع کئے۔ دس جلدوں میں جمع کر کے خدا کے فضل سے محفوظ کر دئے ہیں۔ یہ جواہرات کا بے بہا خزانہ آئندہ نسلوں کو ہرگز نہ ملتا۔ اگر آج اسکو محفوظ نہ کر دیا جاتا۔ اب اسکی چند جلدیں مکمل باقی ہیں مکمل

احمدی نوجوان سے
بڑھتا چلا جا

تو نے کتمِ عدم سے ظاہر ہو کر جس کام کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھایا ہے۔ اسے سرانجام دے اور! بڑھتا چلا جا۔

تیری پیدائش میں قدرت نے جس مقصد کو پوشیدہ کر رکھا ہے۔ اسکی جستجو کر۔ اس میں منہمک رہ اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچا ٹھیر مت۔ کہ ایک جگہ کی قید تیری ترقی میں رکاوٹ ہے۔ نعرۂ کامیابی بلند کر

اور! بڑھتا چلا جا

تیرا راستہ ہموار نہیں۔ صحرا کی تپتی ہوئی ریت تیرے تلووں کو جھلسنے کے لئے آتش فشانی کر رہی ہے۔ خار دشت اپنی خونخوار نوکیں بلند کر کے تیری راہ تک رہے ہیں۔ باد سموم تیرے رخساروں کو جلا دینے کے لئے دیوانہ وار چکر لگا رہی ہے۔ مگر تو اے نوجوان! گھبرا نہیں۔ ان کو اپنی کمزوری پر ہنسنے کا موقع نہ دے۔ اور خود ان کی ناکام کوشش پر قہقہہ لگا۔۔۔۔

اور! بڑھتا چلا جا

دنیا بظاہر دلفریب ہے۔ لیکن وہ اس زہر کی طرح ہے۔ جو دیکھنے والوں کو خوش رنگ ارغوانی شراب معلوم دیتا ہے۔ مگر جس کا ایک گھونٹ حلق سے نیچے اترتے ہی اپنی تلخی سے جسمانی اعضاء کو ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیتا ہے۔ یہ تیرے سامنے طرح طرح کے لوازمات پیش کرے گی۔ اپنی تمام رنگینیوں اور دلفریبیوں کو سمیٹ کر تیری راہ میں حائل ہوگی۔ عروس نو بن کر تیرے لئے اپنا آغوش وا کرے گی۔ مگر اے نوجوان! تیرا مستقبل شاندار ہے۔ تیرا ارادہ اٹل ہے۔ تیرا کام مشکل ہے۔ تو اپنا وقت اس میں نہ کھو۔ ان سرابی چیزوں سے منہ پھیر لے۔ اور وہ شے حاصل کر۔ جس کا لطف دیرپا ہے۔ وہ شراب پی۔ جس کا سرور قیامت تک نہ زائل ہو۔ ایک گھونٹ پی۔ اور دوسرے کی پیاس رکھ۔ پھر قدم اٹھا۔ پھر پی۔

اور! بڑھتا چلا جا

تیرا گذر دنیا کے چمن زاروں میں ہوگا خوبصورت پھول۔ دلفریب پرند تجھے نظر آئیں گے۔ مگر تو پھول کی رنگین خوشبو میں مست نہ ہو۔ تیری نظریں گلچیں کے ظالم ہاتھوں پر پڑیں۔ جو انہیں بے دردی سے توڑ کر پھینک دیتا ہے۔ تجھے خوبصورت نازنین سے گدرائے ہوئے جسم میں ہڈیوں کا پنجر دکھائی دے۔ تو رقاصہ کی موسیقی۔ اس کے ترنم۔ اسکی پازیبوں کی جھنکاروں میں اس چیخ کو تلاش کر۔ جو وہ رقص سے تھک کر اپنے لبوں سے نکالتی ہے۔ تو بلبل کی رس بھری آواز کی طرف سے اپنے کان بند کر لے۔ اور وہ راگ سن جو پپیہا درد سے مجبور ہو کر الاپتا ہے۔ دنیوی زندگی کا یہی انجام ہے۔ پہلے خوشی بعد میں تکلیف۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے بندوں کے لئے پہلے تکلیفیں بعد میں مسرتیں۔ تو بھی تکلیفیں جھیل۔ مصیبتیں برداشت کر۔ اور آخر میں حقیقی مسرت کی تلاش میں

بڑھتا چلا جا

تو جب دن کو چلے۔ تو تیری نظریں عقاب کی آنکھوں کی طرح تمازت خورشید سے ٹکرا رہی ہوں۔ نیلگوں آسمان تیرے لئے سیرگاہ ہے۔ اور جب رات پڑے۔ تو ستاروں کو صحافت آسمانی پر شمار کر۔ چاند کی ٹھنڈی روشنی میں اپنے آپ کو غسل دے۔ تیری نگاہ زمین پر نہ پڑے۔ کیونکہ یہ پستی ہے۔ تو اپنی نظریں آسمان پر رکھ۔ کیونکہ تیرا مقصد بلند ہے۔ پستی سے بلندی کی طرف قدم اٹھا۔

اور! بڑھتا چلا جا

تو ساقی ہے۔ تیرے ہاتھوں میں ہدایت کی شراب سے لبالب بھرا ہوا جام ہے۔ تیرے پاس صداقت کا پیمانہ ہے۔ دنیا کے حلق خشک ہیں۔ ان کی زبانیں شدت پیاس سے باہر لٹکی ہوئی ہیں۔ ان کے ہونٹوں کو تر کر۔ ان کے حلقوں میں شراب معرفت ٹپکا۔

اور! بڑھتا چلا جا

احمدیت کے دشمن اس وقت اپنی پوری قوت سے اپنے مکمل ساز وسامان کے ساتھ مقابلے کے لئے کھڑے ہیں۔ ان کے چہرے تیرے امام کو گالیاں دیتے دیتے مسخ ہو گئے ہیں۔ اُٹھ! اور اپنی پہاڑ کی طرح مضبوط دلائل سے ان کے لبوں پر مہر خاموشی لگا دے۔ ان کے زہریلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیروں سے اپنے سینہ کو چھید لے۔ جماعت کو اس وقت تیرے مال کی کم اور تیری زندگی کی زیادہ ضرورت ہے۔ دیکھ! احمدیت کی تاریخ کے سنہری حروف میں تیرا کارنامہ درج ہونے کے لئے جگہ خالی ہے۔ آ! اور اپنے مال اور جان کی قربانی اس کے قدموں میں بھینٹ کر۔ اور اپنے لئے شہادت کا بلند مرتبہ حاصل کرنے کے لئے

بڑھتا چلا جا

تجھے یاد ہے۔ تیرے پیارے امام نے تجھی کو مخاطب کر کے کہا تھا۔ "وقت تھوڑا ہے اور کام بہت۔ مجھے مذہبی دیوانوں کی ضرورت ہے"۔ اٹھ اور امام وقت کی آواز پر لبیک کہہ۔ مال و زر سے منہ پھیر لے۔ دنیوی علائق کی زنجیریں توڑ دے۔ اپنی جیب سے چاندی کے ٹکڑوں اور منقش کاغذوں کو پھینک دے۔ چنوں کی پوٹلی ہاتھ میں لے۔ پیٹ پر پتھر باندھ۔ خود بھوکا رہ۔ اوروں کے پیٹ بھر۔ خود تکلیف اٹھا۔ دوسروں کو آرام دے۔ اپنے بزرگوں کی تقلید کر۔ سعید فطرت روحیں تیری انتظار میں ہیں۔ اٹھ! اور ان کو حیات نَو کا پیغام دے۔ تیرا کام ختم نہیں ہو سکتا۔ جا! اور مزید پیاسی روحوں کی تلاش میں

بڑھتا چلا جا

دنیا میں اس وقت چار سو گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ روشنی کے متلاشی اندھا دھند ایک دوسرے پر گر رہے ہیں۔ انہیں کسی نور کی تلاش ہے۔ اور اے زندگی کے مسافر۔ تیرے ہاتھوں میں روشنی کی قندیل ہے۔ اٹھ! اور اس ضیا سے بھولے بھٹکوں کو راہ بتا۔ تو سالار کارواں ہے۔ تیرے ہاتھوں میں جرس ہے۔ ان کو خطروں سے آگاہ کر اور

بڑھتا چلا جا

دیکھ تو سہی! جنگ کا خوفناک دیوتا اپنے خونی پروں سے فضائے بسیط میں مصروف پرواز ہے۔ حکومتیں ایک دوسرے کو ملیا میٹ کرنے کے لئے ہیبتناک سامان تیار کئے بیٹھی ہیں۔ میرے بھائی۔ اٹھ! وہ وقت قریب ہے۔ جبکہ بے گناہ کے حلقوم پر چھری پھر جائے۔ انسانوں کا جانوروں کی طرح ذبح ہونا تیرے سامنے ہے۔ بیواؤں کے رقت انگیز نالے۔ یتیموں کی دردناک چیخیں تیرے کانوں میں آ رہی ہیں۔ پس اے احمدیت کے نوجوان تیرے ہاتھوں میں امن کا پروانہ ہے۔ اٹھ! صلح امن اور آشتی کا پیغام دے۔ ان کو بتا کہ امن توپوں اور بموں سے قائم نہیں رہ سکتا۔ حقیقی امن مسکراہٹ۔ خندہ پیشانی اور نرمی میں ہے۔ ان امن کے اجارہ داروں کے آہنی دروازوں پر امن کی دستک دے۔ اور

بڑھتا چلا جا

آج سے تھوڑا عرصہ ہی پہلے تیرے جانباز بھائیوں نے کابل کی سنگلاخ زمین میں اپنے خون سے نخل احمدیت کے لئے چھینٹے دئیے ہیں۔ وہ زمین ابھی خشک ہے۔ اس کو ابھی کھاد کی ضرورت ہے۔ اٹھ اور اپنے خون سے احمدیت کے ہونے والے تناور درخت کے لئے کھاد بن۔ وہ دیکھ! تیرے بھائیوں کی روحیں تجھ سے بغلگیر ہونے کے لئے بے تابی سے آ رہی ہیں۔ اٹھ اور اس ننھے پودے کی آبیاری کر۔ آ۔ اور اپنی عارضی زندگی قربان کر اور ابدی زندگی کے حصول کے لئے

بڑھتا چلا جا

مرزا محمد رفیع محلہ دارالبرکات قادیان

"میری والدہ"

جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے سادے مگر دل میں اتر جانے والے الفاظ میں ایک رسالہ لکھا۔ دردمند دل ماں کی محبت میں گداز دل کی ترجمانی الفاظ کہاں کر سکتے ہیں۔ مگر تاہم جناب چودھری صاحب نے اس رسالہ میں ماں اور اس کے پیارے بیٹے کے مختصر حالات قلمبند کئے ہیں۔ میرے نزدیک یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر احمدی ماں اسے پڑھے اور ہر احمدی بیٹا اس کا مطالعہ کرے۔ ہر شخص بیٹا ہے۔ اور ہر انسان کی ماں ہے۔ یا بننے والی ہے۔ میں نے اس رسالہ میں بہت سے قیمتی موتی پائے ہیں۔ تکلفات سے بالا اور ہر قسم کے تصنع سے مبرا محبت کا دلکش منظر دیکھا ہے۔ ایثار اور اخلاص کی مجسمہ پاکباز ماں کا کردار ملاحظہ کیا ہے۔ سچائی میں دلکشی ہے۔ اور خلوص سے کئے ہوئے عمل میں جاذبیت۔ گزشتہ جلسہ سالانہ کے ایام میں جناب چودھری صاحب نے یہ رسالہ مجھے دیا۔ رسالہ کا نام "میری والدہ" پڑھ کر میرے دل میں ایک ہوک اٹھی۔ اور یقیناً اور بھی ہزاروں قارئین کو یہی احساس ہوا ہوگا۔ میں نے جناب چودھری صاحب کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ اور جھٹ میری نگاہ زمین کی طرف جھک گئی۔ ایک شدید احساس مجھے بے تاب کر رہا تھا۔ میں نے اس رسالہ کو ابتدا سے انتہا تک بڑی گہری نظر سے پڑھا۔ جانے والی نیک خاتون اور اسکی نیک یادگار رکھنے والے فرزند کے لئے بار بار دل سے دعائیں نکلیں۔ انسانی جذبات و احساسات کا سمندر بے پایاں ہے۔ محبت اتھاہ گڑھا ہے محبت کی لہروں کا تموج غیر محدود ہے۔ اس دنیا میں اگر اس ساری لامحدودیت کا کوئی کنارہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر اس بحر بے پایاں کو ناپنے کا کوئی پیمانہ ہو سکتا ہے۔ تو وہ لفظ "ماں" ہے۔ معصوم محبت۔ بے لوث محبت۔ لامحدود محبت کے مجسمہ کا ہی نام ماں ہے۔ سچ مچ ماں کے بغیر یہ جہان۔ یہ مادی جہان ایک ظلمتکدہ ہے۔ ذرات کا ایک وحشتناک مجموعہ ہے بچہ اپنی ماں کی گود میں سکینت اور اطمینان پاتا ہے۔ بڑا ہو کر دنیا کے مخمصوں میں مبتلا ہونے کے بعد ہنگامہ خیزیوں میں شریک ہونے کے باوجود بھی وہ اسی چاہت کا بھوکا رہتا ہے۔ جو اس نے ماں کی طرف سے پائی تھی۔ ہم میں سے کون ہے۔ جو کبھی بھی ماں کی مامتا کو بھول سکے انسانی زندگی کی کشمکش سے مجروح دل کے لئے "ماں" کا سادہ سا فقرہ پنبۂ مرہم کا حکم رکھتا ہے۔ بسا اوقات آپ شکستہ دل ہوں گے۔ دنیا کی کلفتوں سے رنجور ہوں گے۔ لیکن جونہی ماں کے پیارے ہونٹوں سے آپ کو بغیر القاب و خطاب کے آپ کے نام سے یا اس کے بھی ایک جزو سے یاد کیا جائیگا۔ اور آپ کی نظر اس فرشتہ رحمت کے متبسم چہرہ پر پڑے گی۔ تو آپ کی ساری آشفتگی کافور ہو جائے گی۔ آپ تمام رنج و محن کو بھول جائیں گے۔ آپ شگفتہ دلی سے "جی اماں" پکار اٹھیں گے۔ اور آپ کو یوں محسوس ہوگا۔ کہ گویا کسی نے جلتے ہوئے تنور سے نکال کر باغ ارم میں پہنچا دیا ہے۔ پس ماں اس دنیا میں بے نظیر ہستی ہے۔ اور اسکی یاد بھی دل۔ محبت سے لبریز دل کے لئے شیریں غذا ہے۔ میں نے گذشتہ دنوں ایک عجیب ماجرا دیکھا۔ چودھری محمد اسماعیل صاحب کاٹھ گڑھی کی مرحومہ والدہ بیمار تھیں۔ ان کی عمر ۶۰ - ۷۰ برس کی ہوگی۔ میں ان کی عیادت کو گیا۔ میں نے اس عرصۂ عیادت میں ان کے منہ سے "ہائے اماں" کا لفظ ہی سُنا۔ میں نے کہا۔ کہ انسان اس عمر میں بھی "ہائے اماں" ہی کہنے پر مجبور ہوتا ہے۔ ماں سے دلبستگی بچوں کو بھی ہے۔ اور بوڑھوں کو بھی۔ ماں کی محبت پائیدار اور لاثانی ہے۔ خوش قسمت ہیں جن کو اپنے والدین کی خدمت کا موقعہ میسر ہے۔ جنہیں "ہائے اماں" کہہ کر مایوس نگاہیں ادھر اُدھر دوڑانی نہیں پڑتیں۔ بلکہ ماں ان کے پاس موجود ہوتی ہے۔ اور ان کے زخموں پر پیار کا ہاتھ پھیر کر تکلیف کو دُور کر دیتی ہے۔

عبرانی زبان کی نظم میں ماں کے ہاتھ کے سوکھے ٹکڑے کو میٹھے شہد سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔ ماں کے بعد شاندار محلات میں بھی زندگی اتنی خوشگوار نہیں ہوتی۔ جتنی اسکی موجودگی میں گھاس پھونس کی جھونپڑی میں۔ ماں جس کے متعلق خود باری تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ حملته کرها ووضعته كرها احسان کرتی ہے۔ اور نہیں جانتی کہ میں نے احسان کیا ہے۔ بچے کی خاطر ہر تکلیف اٹھاتی ہے۔ مگر اسکو ذرا سا بھی احساس نہیں ہوتا۔ کہ میں تکلیف اٹھا رہی ہوں۔ یہ بے خودی بے مثال ہے۔ یہ بے لوث قربانی عدیم النظیر ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انسان آخری عمر میں بھی ماں کی مفارقت کو غیر معمولی طور پر محسوس کرتا ہے۔ اور باوجود صاحب عیال ہونے کے وہ اس گھڑی بلکہ بعد کی آنے والی گھڑیوں میں بھی احساس یتیمی سے دردمند ہو جاتا ہے۔

میں شاید دُور چلا گیا۔ کیونکہ آج یکم اکتوبر کو میرے لئے اسی قسم کے ہوشربا صدمہ پر دو برس ہوتے ہیں۔ بہر حال میں نے چاہا۔ کہ آج میں بیٹوں سے کہوں۔ کہ ماؤں کے وجود کو قدرت کا نادر اور بے بدل عطیہ سمجھو۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ ان کی خدمت کرو۔ اور ان کی دعائیں لو۔ کیونکہ پھر ایسے دن آجاتے ہیں۔ کہ انسان ان ایام کو ترستا ہے۔ اور بسا اوقات ان کو زندگی اجیرن دکھائی دیتی ہے۔ اور ڈھارس بندھانے والا وجود نظر نہیں آتا۔ بیشک نیک بچے اپنے ماں باپ کے لئے دعاگو رہتے ہیں۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ ان کی غیر موجودگی بیٹوں کی زندگی کے ایک بڑے پہلو کو تشنہ رکھتی ہے۔ جناب چودھری صاحب نے رسالہ "میری والدہ" لکھ کر قومی کیریکٹر کی ایک مضبوط بنیاد رکھی ہے۔ جن بھائیوں اور بہنوں نے ابھی تک وہ رسالہ نہیں پڑھا۔ ان سے میری درخواست ہے۔ کہ وہ اسے ضرور پڑھیں۔ بلکہ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ کیونکہ یہ رسالہ مؤثر تبلیغ کا بھی ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ! جناب چودھری صاحب موصوف کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری قادیان یکم اکتوبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ! برادرم قادر بخش صاحب مرحوم

قارئین کرام مکرمی و محترمی برادرم قادر بخش صاحب مرحوم جن کی وفات کی خبر آپ احباب یقیناً ماہ حال کے ابتداء میں روز نامہ "الفضل" کے کسی پرچہ میں پڑھ چکے ہوں گے۔ ایک نہایت مخلص نو احمدی اور صاحب ہمت نوجوان تھے۔ چونکہ میں اس حق کے فدائی کے حالات سے خوب واقف ہوں (کیونکہ یہ مخلص نوجوان خاکسار راقم کے ذریعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے) لہذا میں چاہتا ہوں۔ کہ اخبار کے ذریعہ احباب جماعت کے سامنے ان کے احمدی ہونے کے بعد کے مختصر حالات بیان کر دوں۔

مرحوم موضع چک ڈھول (ضلع شاہ پور) جو ہمارے گاؤں "چاہ چوگی" سے نصف میل دور ہے۔ کے رہنے والے تھے۔ آپ اس گاؤں کے ایک مولوی صاحب کے فرزند تھے۔ آپ کے والد صاحب پر بھی احمدیت کی صداقت تو کھل چکی ہے۔ مگر وہ بوجہ گاؤں کے "ملاں" ہونے کے اس کا اظہار نہیں کرتے۔

۱۹۳۸ء کا ذکر ہے۔ کہ جب میں سالانہ تعطیلات کے موقع پر اپنے گھر "چاہ چوگی" آیا۔ تو میں نے اس نوجوان کو ذکی اور علم دوست پاکر تبلیغ کرنی شروع کی۔ زیادہ جس بات کا ان کے دل پر اثر ہوا۔ یہ تھی۔ کہ میں نے ان کو بتایا۔ کہ آپ کے والد صاحب بھی احمدیت کی صداقت کے قائل ہو چکے ہیں۔ مگر دنیا کے مفاد کو دین پر مقدم رکھتے ہوئے اس کا اظہار نہیں کرتے۔ (ان کے والد صاحب کی ہمارے پاس تحریر موجود ہے۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "براہین احمدیہ" کے مطالعہ کرنے کے بعد اس کے ٹائیٹل پیج پر لکھی تھی۔ کہ "میں نے کتاب براہین احمدیہ کا مطالعہ کیا۔ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس کے لکھنے والا اس لائق ہے۔ کہ اسکی بیعت کی جائے۔ خدا اسے اسکی بہتر جزا دے۔")

چونکہ فطرت نیک تھی۔ لہذا میری تمام باتوں کو نہایت غور سے سننے اور قبول کرنے لگا۔ اور چند ہی دنوں کے بعد کہنے لگا۔ کہ مجھے تمام مسائل کی پوری سمجھ آگئی ہے۔ اور مجھے تسلی ہو گئی ہے۔ کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام اور سچا مذہب ہے۔ اس کے بعد ہمارے گاؤں میں کثرت سے آنے جانے لگا۔ اور نمازیں بھی ہمارے ساتھ مل کر پڑھنی شروع کر دیں۔ اس بات کا علم ان کے گھر والوں کو بھی ہو گیا۔ اور مخالفت کی چنگاری سلگ اٹھی۔

ایک دن مجھ سے کہنے لگے۔ مخالفت بڑھ رہی ہے۔ بہتر ہوگا۔ کہ میں قادیان شریف چلا جاؤں۔ میں نے کہا۔ بہت بہتر خیال ہے۔ چنانچہ میں نے مکرمی حافظ قدرت اللہ صاحب و عبدالکریم صاحب شرما کے نام رقعے لکھ دیئے۔ کہ آپ ان میں سے کسی کے پاس جاکر ٹھہر جائیں۔ آپ کو انشاء اللہ کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ چنانچہ آپ دوسرے دن بستر وغیرہ لے کر قادیان روانہ ہو گئے۔ اور مکرم حافظ صاحب کے پاس جاکر قیام کیا۔

بتایا کرتے تھے۔ کہ جب میں پہلے پہل قادیان پہنچا۔ تو کئی دنوں تک احراری مجھے اپنے دفتر میں لے جاتے رہے۔ نہایت گندے الزامات لگا کر احمدیت سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ مگر آخر میں میں نے وہاں جانے سے انکار کر دیا۔ غرض کچھ دنوں کے بعد سیدنا امیر المومنین محمود ایدہ اللہ الودود کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ حضور پر نور نے ان سے پوچھا۔ کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ اور کس طرح احمدی ہوئے ہیں؟ جس پر انہوں نے حضور کے سامنے ساری تفصیل پیش کر دی۔

کچھ مدت بعد میں بھی قادیان پہنچ گیا۔ بڑی خوشی سے ملے۔ جماعت کے نظام کے بڑے مداح تھے۔ اور مجھ سے راہ نمائی کے سبب عزت سے پیش آتے۔ آپ غیرت نفس کی وجہ سے کسی پر کسی قسم کا بوجھ ڈالنا ہرگز پسند نہ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ مہمان خانہ سے دیر تک مفت روٹی کھانا بھی گوارا نہ کرتے۔ اور اس سے بچنے کے لئے انہوں نے موسمی اشیاء خرید کر تجارت شروع کی۔ کہ کچھ پونجی ہو جائے۔ تو اپنی روٹی کا خود انتظام کیا جاسکے۔ اور ساتھ ہی ساتھ پرائیویٹ طور پر تعلیم بھی شروع کر دی۔ کچھ مدت بعد اسے چھوڑ کر مکرمی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کے پاس کام کرنے لگے۔ مگر تعلیم بھی ساتھ ساتھ جاری رکھی۔ اس قلیل عرصہ میں قرآن کریم کے معانی سے واقف ہونے کے علاوہ سلسلہ کی کتب پڑھنے کی بھی استعداد پیدا کر لی۔ اور ادھر خوشخطی سیکھنے کے لئے مکرمی مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی کے پاس بھی جانے لگے۔

اس دوران میں والدین کو کئی تبلیغی خطوط بھی لکھے۔ جواباً انہوں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ تم یہاں آجاؤ۔ بے شک احمدیت اختیار کیئے رکھو۔ تمہیں کوئی کچھ نہیں کہیگا۔ اور ہم سے جدا مت رہو۔ ان خطوط پر اعتبار کر کے آپ پھر گھر چلے آئے۔ آپ کا یہاں آنا تھا۔ کہ مخالفت کی آگ لگ گئی۔ یکے بعد دیگرے علاقہ کے ملاں ان کے پاس آنے شروع ہو گئے۔ پورے تین ماہ تک آپ کو احمدیت سے ہٹانے اور متنفر کرنے کے لئے ہر قسم کے جائز و ناجائز طریق کو استعمال کیا گیا۔ مگر آپ ثابت قدم رہے۔ اور ملاؤں کو منہ توڑ جواب دیتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اتنا پیار اور محبت تھی۔ کہ آپ کی شان کے خلاف ایک لفظ بھی نہ سن سکتے تھے۔ ایک دن ان کے چچا صاحب نے حضور پاک کو گندی گالیاں دیں۔ انہوں نے جواباً کہا۔ کہ اگر ان میں سے ایک گالی بھی آپ کو دی جائے۔ تو آپ کو معلوم ہو جائے۔ کہ یہ گالیاں مجھے کتنی تکلیف دے رہی ہیں۔ اس پر ان کے والد صاحب کہنے لگے۔ کہ آپ کا اتنا کہنا ہی فی الحقیقت گالی دینے کے مترادف ہے۔ اور آپ نے یہ گالی چچا کو نہیں دی۔ بلکہ مجھے دی ہے۔ اور یہ کہہ کر انہوں نے بُری طرح مارنا شروع کیا۔ آپ صبر سے مار برداشت کرتے رہے۔ اور اُف تک نہ کی۔ جب گھر میں ان کے والد صاحب حضرت مسیح پاک کو گالیاں دیتے۔ تو بے اختیار ہو کر زار و قطار رونا اور ڈھائیں مارنا شروع کر دیتے تھے۔ اور کہتے۔ "آپ میرے والد ہیں۔ میں اب اس کا آپ کو کیا جواب دوں"۔ یہ ایک دن نہیں بلکہ کئی دفعہ ہوا۔ آپ والد صاحب کو رو کر یہی جواب دیا کرتے۔ کہ غیروں کو تو میں کوئی نہ کوئی ایسا جواب دے دیا کرتا ہوں۔ جو ان کو بھی ایسی تکلیف دے۔ مگر آپ میرے والد ہیں۔ آپ کو ان گالیوں کا کیا جواب دوں۔ آپ کے والد چونکہ ایک بے رحم اور سنگدل آدمی ہیں۔ لہذا انہوں نے کئی دفعہ مارا۔ مگر آپ ہمیشہ خاموش رہتے۔ اور صبر سے دکھ برداشت کرتے تھے۔ چونکہ ان کے والد صاحب کے پاس گاؤں کی "ملاں گیری" کا کام تھا۔ لہذا احمدی ہونے کے بعد انہوں نے "گوگے" (روٹیاں) کھانے بند کر دیئے تھے۔ کہ اس صورت کا کھانا مناسب نہیں۔ کہ سائلوں کی طرح گھر گھر سے منگی ہوئی روٹی کھائی جائے۔ کیونکہ یہ بھی دراصل قبروں پر چڑھاوے کی ایک شق ہے۔ اور اس طرح کئی دفعہ آٹھ آٹھ پہر بالکل بھوکے رہتے۔ کیونکہ ان کے والد صاحب نے گھر میں سخت تاکید کر رکھی تھی۔ کہ اگر گھروں سے آئی ہوئی روٹیاں نہ کھائے۔ تو اس کے لئے اپنے گھر سے روٹی ہرگز تیار نہ کی جائے (ہمیں ان باتوں کا بعد آکر علم دیا ورنہ پہلے ہم کو معلوم ہو جاتا۔ تو ہم سب کچھ اپنے گھر سے مہیا کر دیتے)

غرضیکہ آپ کو احمدیت سے ہٹانے کی پوری کوشش کی گئی۔ مگر آپ خدا کے فضل و کرم سے ثابت قدم رہے۔ آخر جب آپ کے ماں باپ نے دیکھا۔ کہ سختی سے کام نکلتا نظر نہیں آتا۔ تو پھر دوسرا طریق استعمال کیا۔ یعنی نرمی اور چاپلوسی برتنی شروع کی۔ ماں۔ باپ۔ بہنوں اور باقی قریبی رشتہ داروں نے منتیں کرنی شروع کیں۔ کہ آپ اس خیال سے باز آجائیں۔ کیونکہ آپ کے احمدی ہو جانے کے سبب ہمارے دنیاوی مفاد کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور دن بدن پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ آپ کی وجہ سے گاؤں والے نہ ہمیں روٹیاں دینے کو تیار ہیں۔ نہ کوئی اور مالی امداد کرنے کو راضی ہوتے ہیں۔ بلکہ اگر آپ باز نہ آئیں۔ تو ہمیں بھی تمہارے ساتھ گاؤں سے نکل جانے کو کہتے ہیں۔ ہاں آپ کے احمدیت کو چھوڑ دینے کے بعد یہ سب کچھ میسر آسکتا ہے۔ مگر آپ نے ان سب باتوں کا ایک ہی جواب دیا۔ کہ "احمدیت ایک واضح صداقت ہے۔ جس کا انکار کر کے میں گنہگار نہیں بننا چاہتا"۔ یہ مندرجہ بالا باتیں اور کوششیں محض زبانی ہی نہ کی گئیں۔ بلکہ بارہا ان کے باپ نے ان کے پاؤں پر پگڑی رکھدی۔ اور ماں نے اپنی اوڑھنی کہ خدا کے لئے مان جاؤ۔ اور اس خیال سے باز آجاؤ۔ اپنی پرورش کے حقوق جتا کر واسطے ڈالے گئے۔ کہ آپ اس خیال کو چھوڑ دیں۔ کئی دفعہ بہنوں نے گلے لگ کر رویا گیا۔ کہ آپ ہمارے ایک ہی بھائی ہیں۔ آپ اس چیز کو چھوڑ دیں۔ اور ہم میں ہمیشہ باعزت ہو کر زندگی بسر کریں۔ آپ کی بیوی سے آپ کو کہلوا کر احمدیت سے ہٹانے کی بھی کوشش کی گئی۔ مگر آپ نے کمال جرأت سے سب کو یہی جواب دیا۔ کہ "احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الیسی صداقت کا مجھ سے انکار نہیں ہو سکتا۔ باقی ہر بات میں مَیں آپ کا فرمانبردار ہوں"۔ غرضکہ ایسے موقع پر جبکہ صاحب دل انسان بھی پگھل جاتے ہیں۔ آپ نے کمال کیا۔ کہ جذبات کی رَو کا مقابلہ کرتے ہوئے حق پر ثابت قدم رہے۔ مختصر یہ کہ آپ کو احمدیت سے برگشتہ کرنے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ اور ہر جائز و ناجائز طریق کو استعمال کیا گیا۔ کہ کسی طرح آپ اس خیال سے باز آجائیں۔ مگر آپ نے ان تمام پیش آمدہ حالات کا نہایت مستعدی کے ساتھ مقابلہ کیا۔

ان کا اخلاص یہاں تک بڑھا ہوا تھا۔ کہ بیساکھ کے دنوں میں ماں باپ کے لئے سارا سارا دن گندم کاٹتے اور شام کے بعد ہر روز بلاناغہ ہمارے گاؤں میں آجاتے۔ اور عشاء کے بعد تک یہاں رہتے۔ اور کہا کرتے۔ کہ آپ احمدیوں سے جب مل لیتا ہوں۔ تو دل کو ایک تسلی ہو جاتی ہے۔ اور طبیعت الیسی سیر ہو جاتی ہے۔ جیسے خشک کھیتی کو پانی مل جاتا ہے۔

جب آپ قادیان سے واپس آئے۔ اور خاکسار ابھی قادیان تھا۔ تو یہاں آتے ہی احباب جماعت کو جمعہ پڑھانا اور درس دینا شروع کیا۔ اور کوشش کرکے اخبار "**فاروق**" منگوانا شروع کر دیا۔

تبلیغ کا اتنا شوق تھا۔ کہ قادیان سے واپس آنے پر تمام رشتہ داروں کے پاس پہنچے۔ اور جا کر کہا۔ کہ "مبارک ہو۔ امام مہدی قادیان میں آگیا ہے۔ میں آپ کو اس امر کی اطلاع کرنے آیا ہوں۔ پس آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث کے مطابق اس سے جا کر ملیں۔ اور السلام علیکم کہیں"۔ اسی تبلیغ کی بنا پر آپ کی حد سے زیادہ مخالفت کی گئی۔ اس تبلیغ کی خاطر ایک دفعہ میرے ساتھ ۸۰ میل پیدل سفر کیا۔ جو علاقہ "تھل" کا نہایت ہی کٹھن سفر تھا۔ ایک دفعہ پنجابی نظم میں نظارت دعوۃ و تبلیغ کو ایک مبلغ بھیجنے کو کہا۔ چنانچہ نظارت نے ایک ماہ تک کے لئے ایک مبلغ بھیج دیا۔

آپ کا ایک خاص واقعہ جو یہاں تمام علاقہ میں اس وقت تک مشہور ہے۔ بیان کئے دیتا ہوں۔ جس سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ آپ کو احمدیت کے سچا ہونے پر کتنا اعتماد اور بھروسہ تھا۔ اور یہ کہ احمدیت کی خاطر ہر قربانی پیش کرنے کو تیار رہتے تھے۔ یہاں ہمارے علاقہ میں ایک قبرستان ہے۔ جو "چھٹن شاہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اور بہت دور دور تک مشہور ہے۔ بلکہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ جو شخص بھی اس میں سے کسی قسم کی لکڑی اور "پیر چھٹن شاہ صاحب" کی قبر سے پتھر اٹھا لائے۔ تو پیر صاحب ایسے شخص کو فوراً وہیں قبرستان میں گرفت کرتے ہیں۔ اور وہاں سے زندہ نہیں نکلنے دیتے۔ اب واقعہ یوں ہوا۔ کہ ایک دن آپ چند لوگوں میں بیٹھے قبر پرستی کی لغویت واضح کر رہے تھے۔ کہ آپ کے سامنے یہ شرط پیش کی گئی۔ کہ فوت شدہ پیر فریاد سنکر خدا تعالےٰ کی طرح فریاد رسی کرتے اور بروقت مدد کرتے ہیں۔ پس اگر ایسا نہیں۔ تو آپ "چھٹن شاہ" کے قبرستان سے ایک بڑا ٹہنا اور ان کی قبر سے کچھ پتھر اٹھا لا کر اگر بخیریت یہاں تک پہنچ جائیں۔ تو "ہم احمدی ہو جائیں گے۔ اور اگر احمدی نہ ہوئے۔ تو ہمیں خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کا منکر قرار دیا جائے"۔ اور اگر "پیر صاحب" نے آپ کو کوئی گزند پہنچائی۔ تو آپ احمدیت چھوڑ دیں۔ ورنہ آپ کو خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کا نافرمان گردانا جائیگا۔ اس معاہدہ کے دوسرے دن بعد آپ اس قبرستان میں گئے۔ اور حمد و تعوذ پڑھ کر پیر صاحب کی قبر سے پتھر اٹھا لائے۔ اور قبرستان میں سے ایک بڑا سا ٹہنا بھی اٹھا لیا۔ اور سیدھا گاؤں آپہنچے۔ اور شرط لگانے والوں کے سامنے یہ سب چیزیں رکھدیں۔ کہ لیجئے اب اگر خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کا خوف اور پاس ہے۔ تو احمدی ہو جائیے۔ لوگ یہ دیکھ کر کہ یہ پتھر اور ٹہنا اسی قبرستان ہی کے ہیں۔ سخت حیران اور ششدر رہ گئے۔ اور ایسے مبہوت ہوئے۔ کہ مارے شرم کے کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔ آخر ان لوگوں نے احمدی تو کیا ہونا تھا۔ نقضِ عہد کرتے ہوئے الٹا سخت مخالف ہو گئے۔ اور ایذا رسانی میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ آپ نے اس واقعہ کو نہایت عمدگی سے پنجابی میں نظم کیا۔ اور تمام علاقہ میں سنایا کرتے تھے۔ ادھر سے ماں باپ بہنیں اور باقی رشتہ دار عرصۂ حیات تنگ کرنے میں ایک دوسرے سے پیش پیش تھے۔ آپ کو احمدیت کے چھوڑنے پر قسم قسم کا دنیاوی طمع اور لالچ بھی دلایا گیا۔ مگر آپ نے نہایت جرأت کے ساتھ ان سب باتوں کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ اور اپنی بات پر اڑے رہے۔ کہ "احمدیت کا انکار مجھ سے نہیں ہو سکتا"۔ آخر گاؤں والوں نے ان کے والدین کو کہا۔ کہ اگر چند دنوں تک یہ ہمارے گاؤں سے نہ نکل گیا۔ تو ہم آپ تمام کو بھی گاؤں سے نکال دیں گے۔

اس پر آپ نے اپنے والدین کو کہا۔ کہ میری خاطر آپ نہ نکلیں۔ میں خود بخود نکل جاتا ہوں۔ چنانچہ آپ وہاں سے نکل ہمارے گاؤں میں آگئے۔

میں نے کہا۔ آپ قادیان شریف چلے جائیں کہنے لگے۔ میری بھی یہی صلاح ہے۔ کہ قادیان جا کر تعلیم حاصل کروں۔ اور ان کے اعتراض کہ "آپ صرف و نحو سے ناواقف ہیں۔ لہذا احمدیوں کے پھندے میں آگئے ہیں"۔ کا آکر عملی جواب دوں۔

آپ کو اپنے علاقہ کی راہ نمائی کے متعلق اتنی تڑپ تھی۔ کہ مجھ سے کہنے لگے۔ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہاں کا کوئی زمیندار قادیان سے پڑھ کر آئے۔ اور یہاں آبیٹھے۔ اور اس طرح یہاں احمدیت مستقل طور پر قیام پذیر ہو کر ترقی شروع کر دے۔ چنانچہ ہم نے کوشش کی۔ اور خدا نے ان کی تڑپ کو پورا کرنے کے لئے ہمیں ایک زمیندار طالب علم (جس کی اپنی زمین ہے) دے دیا۔ جسے وہ فوراً قادیان لے کر روانہ ہو گئے۔ اور وہاں جا کر تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ نہایت امید افزا خطوط ارسال کرتے رہے۔ مگر آہ! اچانک اب اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو ۱۵/۲۰ دن تپ محرقہ میں بیمار رہ کر اپنے مولیٰ حقیقی کو جا ملے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ع

پھول تو کھل کر بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا گیا ہے۔ آپ کی ان حالات میں اس وفات حسرت آیات سے بخدا دل سخت نالاں ہے۔ طبیعت سخت پریشان اور کرب و اضطراب کا زور ہے۔ افسوس اس ہونہار اور احمدیت کے فدائی نوجوان کی دلی امنگیں۔ نیک خواہشات اور پاک امیدوں کے پورا ہونے میں موت سدِّ راہ ہو گئی۔ اور وہ ان امنگوں کو اپنے دل ہی دل میں لے کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ ع

آہ! وہ دل کی امنگیں دل ہی دل میں رہ گئیں
مانندِ آبِ رواں اک پل کے پل میں بہ گئیں

اس جگہ پر مکرمی مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی انچارج دار الصناعت بھی شکریہ اور دعا کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے مرحوم کے ساتھ ان کے ایام صحت اور بیماری میں کمال شفقت کا ثبوت دیا۔ اور خاص کر بیماری کے دنوں میں آپ نے نہایت محنت اور تندہی سے ان کی بیمار پرسی کی۔ اللہ تعالےٰ ان کو اسکی جزائے خیر دے۔

مرحوم کو مجھ سے بہت محبت تھی۔ جس کے شاہد آپ کے وہ خطوط ہیں۔ جو انہوں نے موقع بموقع مجھے لکھے۔ ان کی والدہ صاحبہ کا بیان ہے۔ کہ آپ نے کئی دفعہ احقر کو یاد کیا۔ کہ "افسوس محمود یہاں ہوتا۔ تو میں اس سے آخری دفعہ مل تو لیتا"۔

کئی دفعہ والدہ صاحبہ کو کہا۔ کہ والدہ! فکر کرنے اور رونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ دعا کریں۔ کہ "خدا تعالےٰ مجھے یہاں قادیان ہی میں مارے"۔

بے شک طبیعت اس حادثۂ ہائلہ سے سخت پریشان ہے۔ مگر بس کی بات نہیں۔ ہاں یہ خوشی بھی ہے۔ کہ خدائے قدیر نے ان کو اپنی پاک بستی میں جگہ دی۔ اور گو وہ بہتوں سے پیچھے آئے۔ مگر بہتوں سے آگے نکل گئے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اپنی زندگی کا مقصود و منتہیٰ پا لیا۔ اور اس کا کسی قدر ثبوت ان کی والدہ صاحبہ کا یہ بیان ہے۔ کہ فوت ہونے سے پیشتر وہ کئی دفعہ ناک کے سامنے اپنا دایاں ہاتھ اٹھا اٹھا کرتے رہا۔ والدہ نے کہا۔ "بچہ کیا کر رہے ہو"۔ تو کہنے لگا۔ کہ "پھول سونگھ رہا ہوں"۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان عالی کے مطابق آپ کی یہ موت یقیناً آپ کو زمرۂ شہداء میں داخل کرے گی۔ کہ آپ حصول علم کی راہ میں فوت ہوئے۔ اور در اصل موت بھی اصل زندگی کے حصول کے لئے ایک لابدی اور ضروری چیز ہے۔ نعم ما قال سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود

دستِ عزرائیل میں مضمر ہے رازِ زندگی
موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شرابِ زندگی

احباب جماعت مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ان کے والدین اور باقی پسماندگان کے لئے بھی دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ کیونکہ آپ والدین کے صرف ایک ہی لڑکے تھے۔ اس وقت تک ان کو یہی سمجھ میں آیا ہوا ہے۔ کہ گویا یہ خاکسار مرحوم کو قادیان بھیج کر اسکی موت کا باعث بنا ہے۔ جس وجہ سے انہوں نے یہاں بد دعاؤں اور مخالفت کی سخت آگ لگا رکھی ہے۔ نام لے لے کر غلیظ گالیاں اور بد دعائیں کی جاتی ہیں۔ میرے نام پر پیٹا جاتا ہے۔ لہذا میں بھی احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے ان تمام فتنوں سے بچائے۔ اور دشمن ہر حال میں نامراد و ناکام رہیں۔ آمین۔

میرے محترم بھائی! پیارے قادر بخش! جا اللہ تعالےٰ تجھ پر راضی ہو۔ اور تجھے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ برادرم! میں ہوں آپ کا یاد کنندہ بھائی محمود احمد عفی عنہ مولوی فاضل سکنہ [illegible] ضلع [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرمی مولوی مرتضیٰ احمد خاں صاحب

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

میں بمع اپنے اہل و عیال کے عرصہ دو سال سے حلقہ بگوشِ احمدیت ہو چکا ہوں۔ اگرچہ میرے بعض دوستوں نے میری مخالفت کرنے میں اپنی ایڑیوں اور چوٹیوں تک زور لگایا مگر چونکہ ایک حقیقت جو مجھ پر منکشف ہو چکی تھی۔ میں اسکو ہرگز رد نہیں کر سکتا تھا۔ یعنی سورج کے طلوع ہو جانے کے بعد میں اندھوں کے ساتھ مل کر دن کو رات کہنا انسانیت سے بعید سمجھتا تھا۔ تاہم بہت سے اندھے دوستوں کے مجبور کرنے پر میں نے آپ کی ایک کتاب مرزائی نامہ[1] و دیگر ایک دو کتب مثلاً رئیس قادیان[2] و مذہب قادیان[3] وغیرہ کا اچھی طرح مطالعہ کیا۔ ان کے مطالعہ کرنے کے بعد از روئے انصاف میرے دل نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس کے مقابلہ میں مرزا صاحب کی کتابیں بھی پڑھوں۔ اور ایک محقق کی طرح پوری توجہ اور انصاف کی نظر سے اس معاملہ کو پرکھوں۔ سو بعد تحقیق جو امر مجھ پر ظاہر ہوا۔ اس نے مجھے مجبور کیا۔ کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔ کیونکہ اگر اندھیرا نہ ہوتا۔ تو روشنی کی کوئی قدر نہ ہوتی۔ اور اگر ظلمت نہ ہوتی۔ تو نور کا شناخت کرنا محال ہو جاتا۔ پس آپ کی تحریرات سے بہت سے حق کے طالبوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ اور ان کو یقین ہو گیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب سچے مامور من اللہ ہیں۔ اور ان کی کتابوں میں نور ہدایت اور روشنی بھری ہوئی ہے۔ جو روح کو پرواز دے کر روحانیت کے جو میں اڑانے لگ جاتی ہے۔ اور دوسری طرف آپ کی کتابوں میں سراسر گمراہی۔ جھوٹ۔ فریب۔ گالیاں اور دغا بھرا ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ نے وہ کتابیں کسی تعصب کی نگاہ سے نہیں لکھی ہوں گی۔ بلکہ آپ کو معاش اور تجارت کے جنون نے اپنا شکار بنا لیا ہے۔ پس آپ ازراہ للہ دوبارہ دل کو پاک کرتے ہوئے اور اپنی نیت اور نظر کی صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ دوبارہ اس نور کی طرف توجہ کرینگے۔ اور اس قسم کی کذب بیانیوں سے دولت حاصل کرنے سے توبہ کرینگے۔ اور اندھوں کی طرح اسفلین کے گروہ میں شامل نہ ہوں گے۔ بلکہ علیین کی جماعت میں داخل ہونے کی سعی فرمائیں گے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ میری ان چند ٹوٹی پھوٹی سطور کو کسی مشہور اخبار میں شائع

پیغامی مشن!

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی حقانیت

جناب مولوی محمد علی صاحب کی بیان کردہ علامات کی رُو سے

(۱)

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین اپنے رسالہ "ایک نہایت ضروری اعلان" کے صفحہ ۱۲-۱۳ پر لکھتے ہیں۔ کہ

"ہاں یہ میں مانتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی پیشگوئی کی ہے۔ کہ ایک شخص آپ کی ذریت[1] میں سے اٹھے گا۔ جس[2] سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہو گا۔ اسکی بیعت پھر سب پر لازم ہو گی۔ لیکن اس کے متعلق کوئی تعیین نہیں کی۔ کہ وہ کون ہو گا۔ یا کتنویں نسل میں ہو گا۔۔۔۔۔۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی آخری حیات تک اس کے متعلق کوئی علم نہیں دیا گیا۔ ورنہ جس طرح الوصیت میں اس کا ذکر کیا تھا۔ اگر بعد اسکی تشخیص ہو جاتی۔ تو ضرور آپ تحریر فرما دیتے۔ اب ہمارا یہ کہنا کہ ہم فلاں شخص میں اس پیشگوئی کو پورا کر لیں۔ محض حماقت ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر ظاہر کرے گا۔ اور وہ خود وحی سے مخاطب ہو گا۔ تب وہ لوگوں کو اپنی بعثت کی اطلاع دے گا۔ چالیس آدمی اسے انتخاب نہ کرینگے[3] پھر اس کا دعویٰ منہاج نبوت پر پرکھا جائے گا۔"

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت میں سے اصلاح کے لئے کھڑے ہونے والے ایک شخص کی نسبت عبارت مندرجہ بالا میں بعض علامات بیان کی ہیں۔ جن کے اوپر ہم نے نمبر لگا دئیے ہیں۔ تاکہ ان کے مطابق ذکر کرتے ہوئے ناظرین اچھی طرح سمجھ سکیں کہ وہ علامات جو اس جگہ بیان کی گئی ہیں۔ ان کا کون مصداق ہے۔ لیکن اس مصداق کا ذکر کرنے سے پیشتر منقولہ بالا عبارت میں جو بعض وساوس پائے جاتے ہیں۔ ان کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت سے جو ان علامات کا مصداق ہے۔ اول "اس کے متعلق کوئی تعیین نہیں کی۔ کہ وہ کون ہو گا یا کتنویں نسل میں ہو گا"۔ (دوئم) "خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی آخری حیات تک اس کے متعلق کوئی علم نہیں دیا گیا"۔ (سوئم) "چالیس آدمی اسے انتخاب نہ کریں گے"!

وسوسہ اول و دوم کا جواب یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تحریرات کے صریح خلاف بیان کیا ہے۔ کیونکہ حضور نے ایسے شخص کا پہلی دفعہ اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں ذکر کیا ہے۔ پھر اسکی بابت فرمایا ہے۔ کہ (۱)۔۔۔ "ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو گا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا"۔ (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

(۲) پھر جب بعض آریوں نے ایسے لڑکے کی نسبت اعتراض کئے۔ تو ان کو جواب دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔ کہ "اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولد فرزند موصوف کے لئے نو برس کی میعاد لکھی گئی ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۸۴)

(۳) "دوسرا لڑکا جسکی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا کے وعدے کے موافق اپنی میعاد (نو برس ناقل) کے اندر ضرور پیدا ہو گا"۔ (سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۷)

(۴) "ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا"۔ (حاشیہ صفحہ ۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ چاروں عبارتیں صاف بتا رہی ہیں۔ کہ ایسا شخص[1] حضور کا ہی فرزند ہو گا۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء سے نو برس کے اندر اس کا پیدا ہونا[2] الٰہی وعدوں کے مطابق قرار دیا گیا ہے۔ اس[3] کے کئی نام بتائے گئے۔ جس سے اسکی آسانی سے تعیین ہو سکتی ہے۔ یعنی "دوسرا بشیر۔ (ب) "محمود" (ج) "فضل عمر" وغیرہ اور "فضل عمر" کے الفاظ میں تو اس شخص کا حضرت عمرؓ کی طرح دوسرا خلیفہ ہونا بھی نمایاں طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت[4] سے جن کی نو برس کی مقررہ میعاد کے اندر یعنی ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کو ولادت سعادت ہوئی۔ آپ کا یہ نام خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بموجب ارشاد الٰہی رکھا۔ کہ حضرت عمرؓ کی طرح خلافت ثانیہ کے منصب سے بھی آپ کو ہی سرفراز فرمایا گیا۔ اب باوجود اس قدر وضاحت کے بھی مولوی محمد علی صاحب نہ سمجھیں۔ تو پھر ان کو خدا ہی سمجھائے۔ باقی رہا یہ کہ مسیح موعود علیہ السلام کو بھی آخر تک اس کا علم نہ دیا گیا تھا۔ یہ بھی ان مندرجہ بالا امور سے غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ اور مزید ثبوت کے لئے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰ کی حسب ذیل عبارت ملاحظہ کیجئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی صداقت کے نشانات بیان کرتے ہوئے سبز اشتہار کی عبارت دربارۂ پسر موعود و مصلح موعود ذکر کر کے فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"یہ ہے عبارت سبز اشتہار کے صفحہ ۷ کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام "محمود" ہے۔ اور اب تک زندہ موجود ہے۔ اور سترھویں[17] سال میں ہے"!

ناظرین غور کیجئے۔ کہ کیا اب بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شخص کی تعیین نہیں کی۔ اور آپ کو اسکی نسبت علم نہ دیا گیا تھا؟ اور کیا اب بھی پتہ نہیں لگتا۔ کہ وہ کون ہے۔ اور کتنویں نسل میں سے ہے؟

وسوسہ سوئم جو مولوی محمد علی صاحب کی عبارت میں پایا جاتا ہے۔ اس کے تو جواب کی ضرورت ہی نہیں۔ کہ اس شخص کا انتخاب ۴۰ آدمیوں کے ذریعہ نہ ہو گا۔ کیونکہ مولوی صاحب کا یہ کہنا خود ثبوت طلب ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کے بھی صریح خلاف ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعیین کے بعد کسی اور دلیل کی تو ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ تاہم اسلئے کہ شاید کوئی سعید روح ان سے فائدہ اٹھا سکے۔ ہم اب خود مولوی محمد علی صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ان بیان کردہ علامات کی رو سے بھی بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ان کے مصداق بھی سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ہی ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کی بیان کردہ پہلی علامت جس کی بیعت سب جماعت پر واجب و لازم ہوگی یہ ہے۔ کہ "ایک شخص آپ کی ذریت میں سے اٹھے گا۔" مگر ہم تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کا آپ کی ذریت میں سے ہونا تو کجا آپ کا نام آپ کی ولادت کی مدت وغیرہ بموجب الہام الٰہی ثابت کر چکے ہیں۔ اور حضور کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت سے ہونا مولوی صاحب اور تمام اہل پیغام کو مسلم ہے۔

دوسری علامت۔ "جس سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوگا"۔ چنانچہ یہ علامت بطلی پورے طور سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ میں موجود ہے۔ کہ حضور کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی الہامات ہوتے تھے۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بھی پیغام صلح ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء کے صفحہ پر اس کو تسلیم کیا ہے۔ جہاں آپ کے کئی ایک الہامات کو نقل بھی کیا ہے۔ مثلاً "ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ"

اب بطور نمونہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے ایک دو حوالے بھی اس سلسلہ میں پیش کر دیتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:

(۱) "آپ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی جماعت میں بھی ہزاروں ایسے لوگ ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے۔ اور خود مجھ سے ہزاروں مرتبہ اس نے باتیں کی ہیں۔"

(تبلیغ حق یعنی لیکچر لائل پور صفحہ ۵۳)

(۲) حضور لارڈ اروِن کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر گواہی دیتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر ہم نے اس قدر نشانات دیکھے ہیں۔ کہ جو شمار میں نہیں آسکتے۔ اور آپ کے طفیل اور آپ سے تعلق رکھ کر ہم میں سے ہزاروں نے کلام الٰہی سے بقدر اپنے ظرف کے حصہ پایا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں میں سے ایک میں بھی ہوں۔ میں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے رؤیا اور الہامات سے حصہ پایا ہے۔ اور سینکڑوں امور قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے بتائے ہیں۔ جو اپنے وقت پر جا کر پورے ہوئے۔ حالانکہ اس سے پہلے سامان ان امور کے وجود میں آنے کے بالکل مخالف تھے۔" (تحفہ لارڈ اروِن صفحہ ۲۶-۲۷)

اب مولوی محمد علی صاحب کو اپنے قائم کردہ معیار کی رو سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت سے کھڑا ہونے والا شخص خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوگا۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کی حقانیت سے ہرگز انکار نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت سے ہیں۔ اور آپ سے اللہ تعالیٰ ہمکلام بھی ہوتا ہے۔ اور پھر ایک دو مرتبہ ہی نہیں۔ بلکہ ہزاروں مرتبہ خدا تعالیٰ سے آپ کو ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

پس اہل پیغام کے "حضرت امیر" نے اگر یہ علامات دیانتداری سے لکھی ہیں۔ تو اب چاہیئے۔ کہ وہ اس شخص کی سب کے سب مل کر بیعت کریں۔ جس کے اندر خدا تعالیٰ نے ان علامات کو جمع کر دیا ہے۔ جن میں سے اسوقت صرف دو کا ذکر کیا گیا ہے۔ (باقی)

(خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل)

اسلامی تمدن

قسط ہفتم

جھوٹی افواہ پھیلانا

(۱۸)

کسی کے متعلق جھوٹی افواہ پھیلانا بہت بڑا جرم ہے۔ جو اخلاقی لحاظ سے نہایت معیوب ہے۔ آج کل اسکی بہت کثرت ہو رہی ہے۔ جھوٹی خبریں اور جھوٹی افواہیں پھیلا پھیلا کر شرفاء کو بدنام کیا جاتا اور ملک کی فضا کو مکدر کیا جاتا ہے۔ منافق لوگ ایسی باتوں کے بہت مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ مومنانہ شیوہ اور طریق نہیں۔ بلکہ منافقانہ طریق ہے۔ اس لئے اس سے ہر رنگ میں پرہیز کرنا ضروری ہے اسلامی تعلیم میں اس چیز کو سختی سے روکا گیا ہے۔ اور اگر کوئی اس کے ارتکاب سے باز نہیں آتا۔ تو اسے سزا کا مستحق گردانا ہے۔ قرآن مجید اس کے متعلق فرماتا ہے۔ (۱)

(۱) واذا جاءھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم (النساء ع ۱۱) اور منافقوں کی یہ عادت ہے۔ کہ جب بھی کوئی معاملہ امن کا ہو۔ یا خوف کا۔ ان کو معلوم ہوتا ہے۔ تو وہ اسکو پھیلاتے ہیں۔ اور اگر وہ ایسے امور کو رسول یا ذمہ وار منتظمین کی طرف لوٹاتے۔ تو تحقیق کرنے والے لوگ اسے سمجھ لیتے۔

(۲) لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی قلوبہم مرض والمرجفون فی المدینۃ لنغرینک بہم ثم لا یجاورونک فیہا الا قلیلا ملعونین اینما ثقفوا (احزاب ع۸) اگر یہ منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں یہ بیماری ہے۔ اور جو مدینہ میں جھوٹی افواہیں پھیلانے والے ہیں۔ اپنی عادت سے باز نہ آئے۔ تو ہم تجھے ان کے خلاف کارروائی کرنے پر مامور کریں گے۔ پھر وہ ایک قلیل وقت کے سوا کوئی سہارا نہیں حاصل کریں گے۔ اور ان پر لعنت پڑے گی۔ جہاں بھی یہ ہوں گے۔

(۳) یا ایہا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا (حجرات ع ۱) اے مومنو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے۔ تو تم اسکی تحقیق کر لو۔

(۴) ولولا اذ سمعتموہ قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بھذا سبحانک ھذا بھتان عظیم (نور ع ۲) اور جب تم نے ایسی افواہ کو سنا تھا۔ تو کیوں نہیں کہہ دیا۔ کہ ہم اس کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ پاک ہے۔ یہ تو ایک بڑا بہتان ہے۔

پس جھوٹی افواہیں پھیلانا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ اس ضمن میں یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ ایسی افواہ دوسروں سے سُنکر بھی آگے نہیں پھیلانی چاہیئے۔ بلکہ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ذمہ وار لوگوں تک پہنچا دینی چاہیئے۔ تاکہ وہ اسکی تحقیق کر لیں۔

(۱۹) اتہام لگانا۔ بے گناہ اور شریف لوگوں کو بدنام کرنے کے لئے جھوٹے الزام لگانا نہایت ہی خطرناک جرم ہے۔ شریر اور کمینہ خصلت لوگ اس جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم ان لوگوں سے قطعی بیزاری کا اعلان کرتی ہے۔ اور اگرچہ ایسے لوگ بھی بظاہر مسلمان کہلانے والے ہوں۔ مگر حقیقۃً وہ مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ اسکی تعلیم سے منکر اور باغی ہیں۔ ایسے لوگ اگر اپنی اصلاح نہ کریں۔ تو وہ اس قابل نہیں ہیں۔ کہ ان سے میل جول یا دیگر تعلقات رکھے جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

۱۔ والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتاناً و اثماً مبیناً۔ (سورہ احزاب ع۷) اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بلاوجہ الزام لگا کر تکلیف پہنچاتے ہیں۔ انہوں نے بہتان باندھا۔ اور کھلے کھلے گناہ کا ارتکاب کیا۔

(۲) ومن یکسب خطیئۃ او اثماً ثم یرم بہ بریئاً فقد احتمل بھتاناً و اثماً مبیناً (سورہ نساء ع ۱۶) اور جس شخص نے کوئی بُرا اور گناہ کا کام کیا۔ اور پھر اس کے بعد کسی بے قصور انسان پر اس کا الزام لگا دیا۔ تو ایسا شخص بہتان باندھنے والا اور کھلے گناہ کا مرتکب ہے۔

(۳) ان الذین یرمون المحصنٰت الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاٰخرۃ ولھم عذاب عظیم (سورہ نور ع۳) وہ لوگ جو پاکدامن اور بے خبر مومن عورتوں پر بہتان باندھتے ہیں۔ وہ دنیا اور آخرت میں لعنت کئے گئے۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

آج کل دوسروں پر الزام لگانے کی وباء بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور معمولی معمولی باتوں پر دوسروں کو متہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ شریعت کسی اتہام کو بغیر ثبوت کے قبول نہیں کرتی۔ بلکہ اگر کوئی شخص اتہام لگا کر اس کا ثبوت پیش نہیں کرتا۔ تو اسے مجرم سمجھ کر سزا کا مستحق قرار دیتی ہے۔ بغیر ثبوت کے اتہام لگانے سے قوم کے اخلاق پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور اس کے افراد جھوٹے اور بے جا الزام لگانے میں دلیر ہو جاتے ہیں۔ اور اخلاقی لحاظ سے وہ قوم نہایت ہی پستی میں گر جاتی ہے۔

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد مبارک میں ایک شخص نے ایک عورت کے متعلق اتہام لگایا۔ تو آنحضرت نے اسکو اتہام کی حد لگائی۔ جو کہ اسّی کوڑے تھے۔

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی کہتی ہیں۔ کہ مجھ پر جب بعض لوگوں نے اتہام لگایا۔ اور خدا تعالیٰ نے میری برأت کر دی۔ تو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر پر تشریف لائے۔ اور اس برأت کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد جو دو شخص اور ایک عورت اس اتہام میں شریک تھے۔ ان کو حد لگائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق بیان فرماتے ہیں۔ "جو شخص کسی پر تہمت لگاتا ہے۔ وہ مرتا نہیں۔ جب تک اس میں گرفتار نہ ہو جائے۔" پس اس مذموم اور بُری عادت سے اجتناب کرنا اور دوسروں کو بھی اس سے بچانا ہر ایک انسان کا فرض ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ بھر کی جنگی خبریں

مسولینی کی تجویز صلح

ہمعصر دور جدید نے نہایت معقول آرٹیکل لکھا ہے۔ کہ پولینڈ اور جرمنی کی جنگ کو ختم کرنے اور اسے ایک "حقیقی جنگ" میں تبدیل ہونے سے روکنے کے لئے اٹلی نے جو اپیل کی ہے۔ وہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جسے کسی خاص اہمیت کی نظر سے دیکھا جائے۔ بلکہ سیاسی مبصرین کے نزدیک یہ امر پہلے سے ہی طے شدہ تھا۔ کہ جس وقت جرمنی پولینڈ کو قریبًا قریبًا فتح کر لیگا۔ تو اس وقت یقینًا اٹلی کی طرف سے اس قسم کی پیشکش ضرور کی جائے گی۔ اور کہا جائے گا۔ کہ برطانیہ اور فرانس تو پولینڈ کے لئے لڑتے تھے۔ اب پولینڈ تو ختم ہو چکا ہے۔ اب انہیں بے فائدہ نہیں لڑنا چاہیئے۔ اور لڑائی کو ختم کر کے کسی بڑی جنگ کے امکان کو اب بھی روک لینا چاہیئے۔

لیکن جیسا کہ یہ بات عام مبصرین سیاسیات پر واضح تھی۔ اسی طرح مدبرین برطانیہ و فرانس پر بھی واضح تھی۔ اس لئے ہر دو ملکوں کے مدبرین نے اسے کوئی خاص اہمیت نہیں دی۔ اور نہ اس پر غور کیا ہے۔ انہوں نے اس اعتراف کے اظہار کو ضروری سمجھا ہے۔ کہ مسولینی کی یہ پیشکش اسکی خواہش امن کا اظہار کرتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے اس بات کو بھی ظاہر کیا ہے۔ کہ مسولینی نے جس سادہ طور پر اس معاملے کو ظاہر کیا ہے۔ ایسا سادہ یہ معاملہ نہیں۔ بلکہ "معاملہ" جیسا کہ ٹائمز نے لکھا ہے۔ "اس سے زیادہ گہرا ہے"۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر اس موقعہ پر برطانیہ اور فرانس لڑائی سے دست کشی اختیار کر لیں تو اس سے زیادہ ان کے سیاسی تدبر کی کوئی شکست نہیں ہو سکتی۔ سب کو معلوم ہے کہ جرمنی کا یہ مطالبہ تھا۔ کہ ڈانزگ اس کے حوالے کر دیا جائے۔ اور کوریڈر کی حوالگی کا فیصلہ حصول آرا سے کیا جائے۔ اگر پولینڈ والے اس بات پر رضامند ہو جاتے۔ تو بغیر لڑائی اور کشت و خون کے یہ معاملہ طے پا جاتا۔ لیکن انہوں نے اس مطالبے کو منظور نہ کیا جس پر جنگ ہوئی۔ اور جرمنی نے نہ صرف ڈینزگ اور کوریڈر بلکہ پولینڈ کا بہت سا علاقہ فتح کر لیا۔ اور پھر جرمنی پر بس نہیں۔ ادھر روس نے حملہ کر کے پولینڈ کے مشرقی علاقے کو اپنے قبضے میں کر لیا۔ تو اگر اب جرمنی اور فرانس لڑائی ختم کر دیں۔ تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ جو بات بغیر کشت و خون اور نقصان مال و جان کے بغیر آج سے ایک ماہ پہلے ہو سکتی تھی۔ وہی بات ایک مہینے کے بعد ہو گئی۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ ہوا۔ کہ پولینڈ سارے کا سارا تباہ ہو گیا۔ تو کونسا عقلمند اس بات کے حق میں رائے دے سکتا ہے۔ کہ اس وقت برطانیہ و فرانس جنگ ختم کر دیں پس اس وقت صحیح اور درست طرزِ عمل یہی ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس جس مقصد کو لے کر اٹھے ہیں۔ اس سے دستکش نہ ہوں۔ جبتک وہ پورا نہ ہو جائے۔ جنگ سے دستکش نہ ہوں۔ اسی لئے برطانوی اخبارات نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے مسترد کر دیا ہے۔ چنانچہ اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" رقمطراز ہے برطانیہ اور فرانس کے باشندوں نے جنگ کے متعلق جو عزم کیا ہوا ہے۔ پولینڈ کی شکست سے اس میں سر مو فرق نہیں آتا۔ وہ اس وقت تک جنگ جاری رکھیں گے۔ جب تک نازیت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ نہ ہو جائے۔

اخبار "ڈیلی ایکسپریس" لکھتا ہے۔ کہ برطانیہ ہٹلرازم کے خاتمہ کے لئے میدان میں آیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم میدان جنگ میں اترے ہیں۔ یہ وجہ پولینڈ کی آزادی کے مسئلہ سے کہیں بڑھی ہوئی ہے۔

اخبار "مانچسٹر گارڈین" مسولینی کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ اہل برطانیہ سے سینور مسولینی یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ ایسا طرز عمل اختیار کریں۔ گویا ایک بہادر قوم (پولش باشندوں) کی رونگٹے کھڑے کرنے والی تباہی کا اہل برطانیہ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ جس سے حکومت برطانیہ نے ایسا متبرک ترین وعدہ کر رکھا ہے۔ جو اس سے پہلے برطانیہ کی طرف سے کسی سے نہ کیا گیا تھا۔

اخبار "نیوز کرانیکل" نے لکھا ہے۔ کہ مسولینی کے اعلان کا لب و لہجہ یہ ظاہر نہیں کرتا۔ کہ اسے امید تھی۔ برطانیہ اور فرانس تجویز منظور کر لیں گے۔ اور اس بات کا امکان نہیں ہے کہ اسے منظور کر لیا جائے گا۔

فرانس پر حملہ کیلئے جرمنی کے مجوزہ رستے

پیرس سے یکم اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ فرانسیسی فوجیں سیگفریڈ لائن کے مرکز کا محاصرہ کر رہی ہیں۔ جرمنی کے زوردار جوابی حملہ کے باوجود فرانسیسی فوجوں کی جارحانہ کارروائی جاری ہے۔ فرانسیسی توپ خانہ کے سامنے جرمن فوجوں کی کوئی پیش نہیں جا سکی۔ لکسمبرگ کے قریب جرمن افواج کی مشکوک سرگرمیاں جاری ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی لکسمبرگ کی غیر جانبداری کی پروا نہیں کرے گا۔ سوئٹزرلینڈ کے قریب جنگلات میں بھی جرمن فوجیں مرکز بنا رہی ہیں۔ غالبًا دریائے رائن کو عبور کر کے جرمن فوجیں فرانس میں گھس آئیں گی۔ ۱۹۱۵ء میں جرمن فوجوں نے بلگریڈ کے قریب فرانسیسی توپخانہ کے گولہ باری کے باوجود ڈینیوب کو عبور کر لیا تھا۔ بلجیم اور ہالینڈ کے رستہ بھی حملہ کا خطرہ ہے۔ اور یہ دونوں ممالک دفاعی استحکامات نہایت مستعدی سے کر رہے ہیں۔ بہرحال جرمنی نے اپنی جارحانہ کارروائیوں کی وجہ سے غیر جانبدار ممالک کے سکون کو بھی زائل کر رکھا ہے۔

جرمنی جنگ چاہتا ہے یا صلح

لنڈن سے ۳ر اکتوبر کی خبر مظہر ہے۔ کہ سویڈن کے اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ ہٹلر کی تجاویز صلح پر برطانوی اور فرانسیسی اخبارات نے جو تبصرے کئے ہیں۔ ان کے پیش نظر اب جرمنی اور روس صلح کی تجاویز پیش نہیں کریں گے۔ انگلستان کے مشہور اخبار ٹائمز کے فرانسیسی نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ فرانس میں اب ہٹلر کی بات پر کسی کو اعتبار نہیں۔ ہر شخص اسے سنتے ہی نظر انداز کر دیتا ہے۔ اسکی طرف سے صلح کی جو تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔ ان کا جواب اب صرف میگنٹ لائن کے ذریعہ ہی دیا جا سکتا ہے۔ اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو کو اسیلئے برلن بلایا گیا تھا۔ تا معلوم کیا جا سکے۔ کہ مغربی محاذ پر جنگ کے بارہ میں اٹلی کا رویہ کیا ہو گا۔ کیونکہ ہٹلر نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مغربی محاذ پر اب شدید جنگ شروع کر دی جائے۔

برسیلز سے یکم اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ برلن آجکل سپاہیوں سے بھرا پڑا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ فوجی بھرتی کا کوئی نیا حکم نافذ کیا گیا ہے۔ جس کے رو سے نوجوان دھڑا دھڑ بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ پولینڈ سے بھی لاریاں فوجیوں کو لے کر واپس آ رہی ہیں۔ برلن سے ۲ر اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ کاؤنٹ کیانو برلن میں ۱۸ گھنٹے ٹھہرنے کے بعد آج روما واپس چلا گیا۔ ہٹلر نے اس سے ایک طویل ملاقات کی۔ کئی گھنٹے تبادلہ افکار ہوتا رہا۔ ہر ھاں ربن ٹراپ نے بھی اس سے طویل بات چیت کی۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کیا تجویز ہوئی۔ ایک بیان یہ بھی ہے۔ کہ کاؤنٹ کیانو کو اس لئے جرمنی بلایا گیا تھا۔ تاکہ شرائط صلح کے متعلق اٹلی کا عندیہ معلوم کیا جا سکے۔ ہٹلر ۶ر اکتوبر ۳۹ء کو ریشتاغ میں ایک تقریر کرنے والا ہے۔ جس میں وہ اپنے عندیہ کو واضح کرے گا۔ اگر وہ صلح کا خواہاں ہے۔ تو اس کے لئے اپنی شرائط پیش کرے گا۔ لیکن شرائط صلح میں نوآبادیات کی واپسی کا مطالبہ ضرور کرے گا۔

—— سٹاک ہالم ۲ر اکتوبر جرمنی اور روس کے درمیان معاہدہ کا جو جواب انگلستان کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اس سے جرمنی میں تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ یہاں کے ایک اخبار کے نامہ نگار نے برلن سے لکھا ہے۔ کہ برطانوی فرانسیسی عزم کو دیکھ کر ہٹلر اور سٹالن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اب صلح کی تحریک نہ کی جائے۔ جرمن پولیٹیکل اور فوجی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ مغربی محاذ پر اب جنگ ناگزیر ہے۔ بلکہ بہت زبردست ٹکر ہو گی۔ ہٹلر نے اٹلی سے فوجی امداد طلب کی ہے۔ کاؤنٹ کیانو کو اسی لئے بلایا گیا ہے۔ مگر اٹلی غیر جانبدار ہی رہنا پسند کرے گا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ مغربی محاذ پر جرمنی کی فوجیں دوگنی ہو گئی ہیں۔

—— کوپن ہیگن ۲ر اکتوبر۔ ایک پولش لڑکی نے جو وارسا سے آئی ہے۔ وارسا پر جرمنوں کی بمباری کے متعلق ایک اخبار میں لکھا ہے۔ کہ جرمنوں کی بمباری سے اس قدر اشخاص ہلاک ہوئے۔ کہ بازاروں اور چوکوں میں دفن کرنے کے لئے زمین کھودنی پڑی۔ جرمن ہوائی جہاز اس قدر کم بلندی پر پرواز کرتے تھے۔ کہ بازاروں میں لوگوں پر مشین گنوں سے فائر کر سکتے تھے۔ کئی بچے پناہ گاہوں میں ہی پیدا ہوئے۔ اور کئی بیمار وہیں مر گئے۔ مرد۔ عورتوں۔ بوڑھوں۔ بچوں اور نوجوانوں نے نہایت جرأت اور دلیری سے کام لیا۔ جونہی کوئی شخص مجروح ہو جاتا۔ اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر اسے محفوظ مقام پر پہنچا دیتے۔ اور ہولناک ترین لمحہ وہ تھا۔ جبکہ پندرہ پندرہ اور اٹھارہ اٹھارہ سال کے لڑکوں کو وارسا سے ۳۸ میل کے فاصلہ پر ایک شہر کارو دلین کی حفاظت کے لئے بلایا گیا۔

ایک اور اخبار کے نامہ نگار مقیم برلن نے جس نے وارسا پر ہوائی سفر کیا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ ابھی تک شہر کے کئی حصوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اس ہولناک تباہی کو دیکھ کر ایک جہاز میں

سوار چار جرمنوں کو اس قدر صدمہ پہنچا۔ کہ ان کے چہروں کا رنگ سفید ہو گیا۔ اور زبانیں بند ہو گئیں۔

— برلن ۲ر اکتوبر جرمنی کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ کل جرمن فوجیں وارسا میں داخل ہو گئیں۔ شہر کے نواحی حصہ پراگاہ پر قبضہ مکمل ہو گیا ہے۔

— لنڈن یکم اکتوبر۔ غیر جانبدار ملکوں کا خیال ہے۔ کہ ہر ہٹلر ۶ر اکتوبر کو صلح کے شرائط پیش کرے گا۔

— سلواکیہ کی فوج نے پولینڈ پر حملہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی کی فوجی عدالت نے تین ہزار سلواک سپاہیوں کے قتل کا حکم دیا ہے۔

— فرانسیسی فوجوں نے سیگفرڈ لائن کی درمیانی قلعہ بندی کو زد میں لے لیا ہے۔ اور پیشقدمی جاری ہے۔ نیز معلوم ہوا ہے۔ کہ موسل کی جانب فرانسیسی افواج کی پیشقدمی ایک محاصرہ کی طرح ہے۔ اور اس نے بیشمار جرمنوں کو قیدی بنا لیا ہے۔

— نیویارک ۲ر اکتوبر۔ حکومت امریکہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ امریکہ کے سمندروں اور بندرگاہوں میں جمہوری ممالک کے جہازوں کو آنے کی اجازت دے دی جائے۔

— روما یکم اکتوبر۔ روس اور جرمنی میں جو نیا معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے خلاف اٹلی اور جاپان میں بڑی ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ روس اور جرمنی کے نئے معاہدہ میں اٹلی سے کوئی مشورہ نہیں لیا گیا۔ ریاستہائے بلقان میں روس کا اثر و نفوذ بڑھ جانے سے اٹلی سخت خائف ہے۔

— ٹوکیو یکم اکتوبر۔ روس اور جرمنی کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس سے جاپان خوف زدہ ہو کر امریکہ سے معاہدہ کرنے لگا ہے۔

— ۳ر اکتوبر۔ ترکی وفد لنڈن پہنچ گیا ہے جس کا استقبال اسی انگریز افسر نے کیا۔ جو معرکہ گیلی پولی میں برطانوی عساکر کا کمانڈر تھا۔ برطانوی طیاروں نے گزشتہ رات پھر جرمن علاقہ پر پمفلٹ پھینکے۔ جرمن طیاروں نے ایک برطانوی جنگی جہاز پر بمباری کی مگر نقصان نہیں پہنچا۔

حکومت جرمنی کی طرف سے حکومت امریکہ کو لکھا گیا۔ کہ امریکن تجارتی جہاز ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔ جن سے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ مثلاً وہ چلتے چلتے راستے تبدیل کر لیتے ہیں۔ یا اپنی روشنی بجھا دیتے [illegible]

دارالامان کا ہفتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) ۶ر اکتوبر۔ سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سندھ میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور حضور معہ ہمراہیان بخیریت ہیں۔

(۲) حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

(۳) یکم اکتوبر۔ دارالامان میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام سیرۃ النبی کا جلسہ ہوا۔ پہلے ۸ بجے صبح تمام احمدیوں کا شاندار جلوس ہائی سکول کے گراؤنڈ سے مختلف گروپوں میں روانہ ہوا۔ ہر ایک گروپ کے ساتھ ایک ایک جھنڈا تھا۔ جس پر جلی الفاظ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں مدحیہ اشعار و کلمات لکھے ہوئے تھے۔ دس بجے کے قریب یہ جلوس مسجد اقصیٰ میں پہنچا۔ جہاں زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں امن عالم کے موضوع پر تقریریں کی گئیں۔ پنڈت گوبرشاد صاحب نے ایک مدحیہ نظم پڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت حقہ پر مضمون پڑھا۔ سیٹھ آنگا رام صاحب نے بھی مضمون پڑھا۔ آخر میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے پرنسپل جامعہ احمدیہ نے بحیثیت صدر جلسہ مختصر سی تقریر کی۔ اور سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور ۱۲ بجے کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

ہیں۔ ان کی ان حرکات سے ان کے غیر جانبدار نہ ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ ان کو ہدایت کی جائے۔ کہ وہ ان باتوں سے اجتناب کریں۔ اور ان ممالک کے جہازوں سے مدد نہ لیں۔ جو جرمنی سے برسر جنگ ہیں۔

جرمن جنگی جہازوں نے ایک سویڈن جہاز کو محصور کر کے بہر کیل کی طرف جانے پر مجبور کر دیا۔ ایک اور سویڈن جہاز کو جرمن طیارے بمباری کر کے مجبور کر رہے تھے۔ کہ وہ جرمن بندرگاہ کی طرف چلے۔ کہ سویڈن بمبار طیارے پہنچ گئے۔ جس پر جرمن طیارے بھاگ نکلے۔ سویڈن کے طیاروں نے جرمنی کی سرحد تک ان کا تعاقب کیا۔

جرمن جنگی جہازوں نے آج سویڈن کے اور جنگی جہاز پکڑ لئے ہیں۔ ہالینڈ اور جرمنی کی سرحد پر دونوں ممالک کی پراسرار سرگرمیاں جاری ہیں۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جرمنی کیا اقدام کرے گا۔ جرمنی کو یہ خطرہ ہے۔ کہ اگر روسی فوجیں جرمنی میں آئیں۔ تو وہ اشتراکی پروپیگنڈا کریں گی۔ اسلئے جرمن ہائی کمانڈ نے ان کو بلانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔

حکومت جرمنی نے تمام پادریوں کو حکم دیا ہے کہ فتح وارسا کے سلسلہ میں سات دن تک گھنٹے اور گھنٹیاں بجائی جائیں۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے۔ کہ کاؤنٹ کیانو کے حالیہ سفر برلن کے نتیجہ کے طور پر اطالیہ اور جرمنی کے درمیان زیر بحث امور پر اتفاق نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ملاقات کے بعد سرکاری طور پر یہ اعلان نہیں کیا گیا۔ کہ دونوں ممالک کے درمیان کامل اتفاق اور یکجہتی موجود ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے کی تمام ملاقاتوں کے بعد اس قسم کے اعلان کئے جاتے تھے۔

پیرس کی ۳ر اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ فرانسیسی فوجوں کی پیش قدمی جاری ہے اور وہ اب اس حد تک بڑھ چکی ہیں۔ کہ سیگفرڈ لائن پر آسانی سے حملہ کر سکیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ فرانسیسی ۱۵۰ میل علاقہ پر قابض ہو چکے ہیں۔ گذشتہ شب مغربی محاذ پر شدید لڑائی ہوتی رہی۔ فرانسیسی فوجیں اتنی آگے بڑھ چکی ہیں۔ کہ فرانس کی سرحدی لائن جرمن توپوں کی زد سے محفوظ ہو گئی ہے۔

روس سے دوستی کا انجام

پیرس ۲۸ر ستمبر۔ یہاں کے غیر سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ مسلسل غیر جانبدار رہنے کے لئے روس جرمنی سے بھاری قربانیاں طلب کر رہا ہے۔ خصوصاً وہ یہ چاہتا ہے۔ کہ جرمنی بالٹک کے ممالک سے اپنا اثر و رسوخ منقطع کرے۔

پیرس کے مبصرین کا اندازہ ہے۔ کہ ہر ہٹلر ایم سٹالن کو مزید رعایتیں دے گا۔ اور اس امر کا سخت امکان ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ گفت و شنید کے بعد ہر ہٹلر ایک "نیا محاذ امن" قائم کرے گا۔

— اگرچہ جرمنوں کی طرف سے بار بار اس بات کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے پولینڈ کو تمام و کمال فتح کر لیا ہے۔ اور اس میں کوئی شک بھی نہیں۔ کہ اکثر علاقے مثلاً گوڈینیا اور ڈینزنگ انہوں نے فتح کر لئے ہیں۔ لیکن یہ کہنا بھی صحیح نہیں۔ کہ پولینڈ تمام و کمال فتح ہو گیا ہے تازہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ پولینڈ کے مرکزی علاقوں میں تا حال پولش فوجیں جرمنوں اور روسیوں کا مقابلہ کر رہی ہیں۔

— مغربی محاذ سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سیگفرڈ لائن پر فرانس کی گولہ باری جاری ہے۔ اور اس کا جواب جرمنوں کی طرف سے دیا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ ایسا سخت گولہ باری کا مقابلہ نہیں ہوا۔ اطالوی اخباروں نے لکھا ہے۔ کہ اگر سیگفرڈ لائن ٹوٹ گئی۔ تو برطانیہ اور فرانس کو جرمنی کی تازہ دم فوجوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔

— شیخوپورہ۔ ۲۶ر ستمبر۔ کونین کھانے سے تین طالب علموں کے ہلاک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک نزدیکی گاؤں کے سکول ماسٹر نے ملیریا سے بچنے کے لئے طالب علموں میں کونین کی گولیاں تقسیم کیں۔ کھانے کے فوراً بعد ۲ طالب علموں میں زہر کے اثرات پیدا ہو گئے۔ چنانچہ طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ ایک کے سوا باقی تمام طالب علم بچا لئے گئے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

مجلس احرار

مجلس احرار کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ قوم پرست اور حریت پرست جماعت ہے اسلئے سیاسیات میں کانگرس سے ہم آہنگ ہے۔ مسلم لیگ اس کے نزدیک کشتنی اور گردن زدنی ہے۔ کیونکہ وہ ہندوستان کی نہیں۔ بلکہ محض ایک "فرقہ" کی نمائندہ ہے فرقہ پرور ہے۔ اور اسی اعتبار سے مسلم لیگی پریس بھی اس کے عتاب کا نشانہ بنا رہتا ہے۔ کانگرس اسکی محبوب و مطلوب ہے گاندھی اس کا مرشد سیاسی ہے۔ لیکن انتخابی جنگ اور بین الاقوامی جنگ کے معاملے میں اسکی پالیسی مسلم لیگ کی سمجھ میں تو خیر کیا آتی۔ کانگرس کی سمجھ میں بھی نہیں آئی۔ اور وہ ہندو حلقے جو احرار کو محض اس وجہ سے قابل ستائش سمجھتے تھے۔ کہ یہ "قوم پرست" ہیں۔ یا محض اس خیال سے کہ مسلمانوں کو دو ٹکڑے کئے رکھنے کے کام کرتے ہیں۔ وہ اب بھی چونکے۔ کہ احرار عجب ہیں۔ نہ ادھر ہیں نہ ادھر۔

کاش بزرگان احرار آج بھی سوچیں۔ اور سمجھیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی صحیح سیاسی ضروریات کیا ہیں۔ اور وہ ہندوؤں کے چکر میں آ کر جیل خانے یا مصیبتیں برداشت کرنے کی جگہ مسلمانوں کے شانہ بہ شانہ کام کریں۔ ایک مسلمان کے لئے نہ یہ صورت گوارا ہے۔ کہ کوئی جماعت مسلمانوں کے مفاد کو نظر انداز کر کے ہندو مفاد کے کام آئے۔ اور نہ یہ صورت کہ وہ جماعت جیل خانے بھرے۔ لیکن یہ دونوں صورتیں احرار کی اپنی پیدا کردہ ہیں۔ وہ چاہیں۔ تو ایک ایسی صورت بن سکتی ہے۔ کہ نہ مسلمانوں کو ان سے شکایت رہے۔ اور نہ خود ان کے راستے میں روڑا اٹکے۔ (انقلاب)

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام مولوی عطاء اللہ خاں مولوی فاضل پرنٹر کے چھپوا کر میر قاسم علی ایڈیٹر و پبلشر نے فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)